اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

قادیان

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

ہفتہ میں تین بار

The ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۳۵۱

فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۵۶ | ۱۷ رجب ۱۳۵۲ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۷ نومبر ۱۹۳۳ء | جلد ۲۱

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۵ نومبر بوقت ۲ بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی کر رہی ہے۔

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کو انفلوئنزا کی تکلیف ہے احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

جناب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ ۴ نومبر کو لاہور سے واپس تشریف لے آئے۔

خانصاحب منشی برکت علی صاحب ۴ نومبر شملہ سے واپس آگئے

۴ نومبر مولوی جلال الدین صاحب شمس مقدمہ بہاولپور کی پیروی کیلئے روانہ ہوئے جس کی تاریخ پیشی ۷ نومبر ہے۔

۵ نومبر صوفی عبدالرحیم صاحب اکونٹنٹ آفیسر ریلوے لاہور کی ہمشیرہ اہلیہ ملک عزیز احمد صاحب بی اے۔ ایل ایل بی وکیل ڈیرہ غازیخان

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر گناہ نہ ہوتا۔ تو ترقی بھی نہ ہوتی

فرمایا۔ اگر آدم گناہ کر کے توبہ نہ کرتا۔ اور خدا کی طرف نہ جھکتا۔ تو صفی اللہ کا لقب کہاں سے پاتا۔ اگر کوئی انسان ایسا اپنے آپ کو دیکھتا۔ جیسا ماں کے پیٹ سے نکلا ہے۔ اور اپنے اندر کوئی گناہ نہ دیکھتا۔ تو اس کے دل میں تکبر پیدا ہوتا۔ جو تمام گناہوں سے بڑا گناہ ہے۔ اور شیطان کا گناہ ہے شیطان نے گھمنڈ کیا۔ کہ میں نے کوئی گناہ نہ کیا۔ اسی واسطے وہ شیطان بن گیا گناہ جو انسان سے صادر ہوتا۔ نفس کو توڑنے کیواسطے ہے۔ جب انسان سے گناہ ہوتا ہے۔ تو وہ ا[illegible] ری کا اقرار کرتا ہے۔ اور اپنے عجز کو یقین کر کے خدا تعالیٰ کی طرف جھک[illegible] ہے جس طرح مکھی کے دو پر ہیں۔ کہ ایک میں زہر ہے اور دوسرے میں تریاق ہے حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ اگر تمہار کھانے پینے کی چیز میں مکھی پڑے۔ تو وہ اپنا صرف ایک پر اسکے اندر ڈبوتی ہے جس میں زہر ہے۔ پر تم اس کو نکالنے سے پہلے اس کا دوسرا پر بھی ڈبو لو کہ وہ اس کے بالمقابل تریاق ہے۔ یہ مثال انسان کے گناہ اور توبہ کی ہے اگر گناہ صادر ہو جائے۔ تو توبہ کرو۔ کہ وہ اسکے واسطے تریاق ہے۔ اور گناہ کے زہر کو دور کر دیتی ہے۔ عاجزی اور تضرع سے خدا تعالیٰ کے حضور میں جھکو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ اگر گناہ نہ ہوتا۔ تو ترقی بھی نہ ہوتی۔ جو شخص جانتا ہے کہ میں نے گناہ کیا ہے۔ اور اپنے آپ کو ملزم دیکھتا ہے۔ وہ خدا کی طرف جھکتا ہے تب اس پر رحم کیا جاتا ہے۔ اور وہ ترقی کرتا ہے۔ لکھا ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ۔ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے۔ کہ گویا اس نے کبھی گناہ کیا ہی نہیں لیکن توبہ سچے دل کے ساتھ ہونی چاہئے۔ اور نیت صادق کے ساتھ چاہئے۔ کہ انسان پھر کبھی اس گناہ کا مرتکب

اخبار احمدیہ

قابل توجہ جماعت ہائے ضلع شیخوپورہ

مولوی دل محمد صاحب جو اس ضلع کے مہتمم تبلیغ ہیں۔ ۳۰ اکتوبر سے شیخوپورہ میں آ گئے ہیں۔ جس انجمن کو جلسہ یا تبلیغی لیکچر وغیرہ کے لئے مولوی صاحب کی امداد کی ضرورت ہو۔ خاکسار کے پتہ پر خط لکھکر بلا سکتے ہیں۔ عطا محمد احمدی نائب مہتمم تبلیغ ضلع شیخوپورہ ؛

تحفہ لارڈ اردن مل گیا

اخبار الفضل کی گذشتہ دو اشاعتوں میں میں نے اس کتاب کے دو نسخوں کی ضرورت ظاہر کی تھی۔ الحمد للہ دونوں نسخے مجھے مل گئے ہیں۔ ڈاکٹر محمد عمر صاحب میڈیکل افسر بریلی اور چودھری احمد جان صاحب (لکھنؤ) نے اپنے اپنے کتب خانوں سے یہ کتاب مجھے روانہ کر دی ہے۔ اور اب مجھے ضرورت نہیں ہے۔ راقم محمد عثمان احمدی رحمت منزل لکھنؤ ؛

ایک احمدی کی کامیابی

محمد زبیر صاحب برادر خورد بابو محمد عثمان صاحب لکھنوی آخری امتحان M.B.B.S. میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے۔ آپ بوجہ بیماری پہاڑی زندگی بسر کر رہے تھے۔ باوجود اس کے کامیابی حاصل ہوئی ؛ ڈاکٹر محمد عمر۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا بڑا لڑکا محمد اعظم میو ہسپتال لاہور میں بیمار پڑا ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں ؛ خاکسار محمد فاضل اوورسیر ؛

۲۔ خاکسار کا پوتا احمد حسن سخت بیمار ہے۔ جملہ احباب اس کی بحالی صحت و درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں ؛ محمد حسن نقل نویس

۳۔ میں چند یوم سے بیمار ہوں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار احمد دین خان ایجنٹ ؛ ۴۔ خاکسار کی اہلیہ سخت بیمار ہے۔ تمام بھائی اس کی صحت کے لئے دعا کریں ؛ چراغ دین مٹھ لک ؛

۵۔ میری اہلیہ بعارضہ بخار و پیچش بیمار ہے۔ اور میرے بھائی کا لڑکا بھی بیمار ہے۔ احباب ہر دو کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار نور احمد از احمدی پور ؛ ۶۔ محکمہ میں میری ترقی تنخواہ کا سوال پیش ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں ؛ حبیب الرحمن بی۔ اے جام پور ؛

اعلان نکاح ؛ محترمہ طاہرہ خاتون صاحبہ بنت مولوی ممتاز علی خانصاحب احمدی ساکن محلہ خانزادہ پردہ ضلع اناؤ کا عقد قریشی نثار احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی وکیل شاہجہانپور خلف جناب میاں فیاض علی صاحب قریشی بالعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ ۵ اکتوبر ۱۹۳۳ء مولوی غلام احمد صاحب مجاہد نے پڑھایا۔ جانبین کے لئے یہ رشتہ بابرکت ہو۔ اضیاح علی از شاہجہانپور ؛

ولادت

۱۔ خدا تعالےٰ نے ۲۴ اکتوبر کو عزیز عبد الرحمن کے ہاں لڑکی عطا فرمائی حضرت خلیفۃ المسیح نے اس کا نام امۃ الرشید رکھا احباب عزیزہ کی درازیٔ عمر اور خادمہ دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں رحیم بخش احمدی تلونڈی جھنگلاں ؛

۲۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی برکت سے مجھے فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب اس کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں و ماسٹر محمد فضل الٰہی

دعائے مغفرت

۱۔ میری دختر مسماۃ نواب بی بی فوت ہو گئی ہے احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ رحمت علی از لنگے ضلع گجرات ؛ ۲۔ مولوی نظام الدین صاحب کے دو لڑکے ۱۲ جولائی ۱۹۳۳ء اور ۲۳ اگست ۱۹۳۳ء فوت ہو گئے۔ بچے بہت ہونہار تھے۔ ایک وظیفہ پاتا تھا۔ احباب مولوی صاحب کی تسکین اور نعم البدل کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار مولا بخش بھیرہ ضلع گوجرانوالہ ؛ ۳۔ خاکسار کی والدہ ماجدہ ۴ اکتوبر فوت ہو گئی ہیں۔ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔ قبل از وفات مرحومہ نے مبلغ ۲۰ روپے چندہ اشاعت اسلام میں دینے کے لئے فرمایا۔ اور ایک زیور مسجد احمدیہ کی تعمیر کے لئے دینے کے لئے کہا جس کی تعمیل کر دی گئی ہے۔ خاکسار (چودھری) محمد شریف فیروز والہ ؛ ۴۔ میری بیوی فوت ہو گئی ہے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ اللہ دتا از چک سکندر ضلع امرتسر ؛ ۵۔ محمد علی خان پسر احمد علی خان میجر دفعدار پنشنر ۲۶ سال کی عمر میں فوت ہو گیا ہے۔ مرحوم انجمن انصار اللہ کا پُرجوش ممبر اور اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا تھا۔ احباب مغفرت کی دعا کریں۔ حاجی غلام احمد از کریام ؛ ۶۔ میرے والد بزرگوار اس جہانِ فانی سے رحلت کر گئے ہیں۔ احباب ان کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ ظفر علی سکنہ علاول چک ضلع گورداسپور ؛

فیروزپور سے ایک مخلص کارکن کا تبادلہ

بابو محمد عثمان صاحب نے جن کا حال ہی میں راولپنڈی تبادلہ ہوا ہے۔ مدت دراز فیروزپور میں رہ کر جماعت کی جو خدمات سرانجام دی ہیں۔ وہ اس قابل ہیں۔ کہ جماعت فیروزپور ان کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرے۔ آپ نہایت متحمل مزاج اور سلسلہ کے کاموں میں جفاکش تھے۔ اگرچہ آپ اپنے دفتری کاروبار کی وجہ سے عدیم الفرصت رہا کرتے تھے۔ مگر پھر بھی جو وقت ملتا۔ وہ سلسلہ کی خدمت میں صرف کرتے۔ فراہمی چندہ کے لئے آپ کو خاص ملکہ حاصل تھا۔ آپ کے تبادلہ کی وجہ سے جماعت فیروزپور کے کارکنوں میں ایک بہت بڑی کمی پیدا ہو گئی ہے۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ بابو صاحب موصوف کو وہاں بھی سلسلہ کی خدمت کرنے کی توفیق دے ؛ (نامہ نگار الفضل)

خاتم النبیین نمبر آپ کو کتنے پرچے مطلوب ہیں؟

احباب کرام کو اطلاع دی جا چکی ہے۔ کہ سیرت النبیؐ کے جلسوں کے موقعہ پر خاتم النبیین نمبر نکلے گا۔ اس لئے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ ہر ایک مقام کے سیکرٹری صاحبان دوسرے بھائیوں سے فیصلہ کر کے اطلاع دیں۔ کہ انہیں کس قدر پرچے خاتم النبیین نمبر کے مطلوب ہیں۔ مطلوبہ تعداد کا علم بہت جلد ہو جانا چاہیئے کیونکہ لیتھو پریس پر پھر مزید چھپوایا نہیں جا سکتا۔ ہر سال یہ درخواست کیجاتی ہے مگر احباب تساہل سے کام لیتے ہوئے آخری وقت پر ہی اطلاع دیتے ہیں۔ اور ہمیں مشکلات میں ڈالتے ہیں۔ احباب کا فرض ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ پرچے منگائیں ؛ جواب کا امیدوار۔ مینجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور

ضروری تصحیح

گذشتہ پرچہ میں ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے زیرِ عنوان جو اقتباس شائع کیا گیا ہے اس میں کتابت کی غلطی سے عربی عبارت درست نہیں شائع ہوئی۔ اصل میں یوں ہے۔ "لیس محمد ابا احد من رجال الدنیا ولکن ھو اب لرجال الاخرۃ لانہ خاتم النبیین ولا سبیل الی فیوض اللہ من غیر توسطہ"

ایک غلط بیانی کی تردید

مناظرہ بنگہ میں سعید الفطرت لوگوں پر احمدیت کی صداقت واضح ہو گئی۔ چار اشخاص نے اختتام مناظرہ پر ہی احمدیت کو قبول کر لیا۔ اس پر غیر احمدیوں نے تین اشخاص کو سابقہ احمدی ظاہر کر کے احمدیت سے ان کی توبہ کا اعلان کیا۔ ان میں سے ایک شخص مسمی غلام محمد ہمارے گاؤں کا اور دو اس کے رشتہ دار لنگیری ضلع جالندھر کے ہیں۔ یہ اشخاص احمدیت کے سخت ترین مخالف چلے آتے ہیں۔ اور ان کا اعلان توبہ محض دھوکہ ہے۔ کوئی دوست یہ مت سمجھیں۔ کہ ڈھیسیاں کا ہنہ کا کوئی احمدی تائب ہوا ہے۔ [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۵۶ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ر رجب ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

سیرت النبی کے جلسوں کے متعلق حضرت مسیح موعود کا ارشاد

سوانح نبویہ کو لوگوں پر ظاہر کرنا حقیقی مومنوں کا فرض ہے

سرگرم تیاری کی ضرورت

یوم التبلیغ کو نہایت کامیابی اور سرگرمی کے ساتھ سرانجام دینے کے بعد اب جس نہایت مقدس اور اہم کام کی طرف جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو متوجہ ہو جانا چاہیئے۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی جاری فرمودہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق جلسے منعقد کرنیکی تحریک ہے۔ ان جلسوں کے لئے اس سال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہُ اللہ تعالےٰ نے ۲۶ر نومبر کا دن مقرر فرمایا ہے اور نظارت دعوۃ وتبلیغ کی طرف سے اعلان ہو چکا ہے۔ کہ تمام جماعتوں کو ان جلسوں کے کامیاب بنانے کے لئے سرگرم تیاری شروع کر دینی چاہئے۔ اور زیادہ سے زیادہ جلسے منعقد کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود کا ارشاد

اگرچہ گذشتہ کئی سال کے تجربہ سے جماعت احمدیہ پر ان جلسوں کی اہمیت اور ضرورت خوب اچھی طرح واضح ہو چکی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہو چکا ہے۔ کہ اس تحریک کو کامیاب بنانا ہر مسلمان کا نہایت اہم مذہبی فرض ہے۔ لیکن اس فرض کے احساس اور اس تحریک کی اہمیت میں بہت زیادہ اضافہ کرنے والی بات یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے بھی ایسے جلسوں کو جن میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مناقب۔ اور آپ کی سیرت کا ذکر ہو۔ نہ صرف پسند فرمایا ہے۔ بلکہ موجب ثواب عظیم قرار دیا ہے۔ ان کے بڑے فوائد بتاتے ہیں۔ اور ایسے جلسے منعقد کرنا حقیقی مومنوں کا فرض ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ یکم جون ۱۹۰۴ء کے اخبار البدر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے قلم مبارک سے لکھا ہوا ایک اعلان شائع ہو چکا ہے۔ جس میں آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

”مصالح اعلاء کلمہ اسلام وتذکرہ نبوی کی نیت سے کوئی ایسا جلسہ کیا جائے۔ کہ جس میں سوانح مقدسہ نبویہ کا ذکر ہو۔ اور نہایت خوبی اور صحت وبلاغت سے اس تقریر کو سنایا جائے۔ کہ کیونکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تاریکی کے زمانہ میں پیدا ہوئے۔ اور کس طرح بے سامانی کی حالت میں تمام قوموں کے جور وجفا اُٹھا کر بفضلہٖ تعالیٰ کامیاب ہو گئے۔ اور کیسی خدا تعالےٰ نے اپنے اس مقبول بندہ کی وقتاً فوقتاً تائیدیں کیں۔ اور آخر کس طور سے اس دین کو مشارق ومغارب میں پھیلا دیا اور اس تقریر میں کچھ کچھ نظم بھی ہو۔ اور پُر درد اور موثر بیان ہو۔ اور درمیان میں کثرت درود شریف کی سامعین کی طرف سے ہو۔ اور کوئی علت اور بدعت درمیان میں نہ ہو۔ تو ایسا جلسہ صرف جائز ہی نہیں۔ بلکہ میری نظر میں موجب ثواب عظیم ہے۔ کیونکہ اس میں یہ نیت کی گئی ہے۔ کہ تا سوانح مقدسہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تازہ طور پر لوگوں کو سنائے جائیں۔ اور مشتاقان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت بڑھائی جائے۔ اور لوگوں کو عشق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے حرکت دی جائے۔ اور ناواقفوں پر عظمت اس انسان کامل اور مرد فانی فی اللہ کی کھول دی جائے۔ جس نے دُنیا میں تنہا آکر اور تمام دُنیا کو شرک اور غفلت میں گرفتار پا کر بڑی مردی سے اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھکر ہر ایک قوم میں توحید کی صدا بلند کی۔ اور ہر ایک کان میں لا الٰہ الا اللّٰہ کی آواز پہنچائی“۔

حضرت مسیح موعود کے ارشاد کی تعمیل

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے ان الفاظ کو پیش نظر رکھکر جب سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جلسوں کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہُ اللہ تعالےٰ کی تحریک کو دیکھا جائے۔ تو صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس تحریک میں ان تمام امور کو ملحوظ رکھا گیا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائے ہیں۔ چنانچہ ان جلسوں کی غرض وغائت یہی ہوتی ہے۔ کہ ان میں سوانح مقدسہ نبویہ کا ذکر ہو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بے سروسامانی کی حالت میں مبعوث ہونے اور تمام قوموں کے جور وجفا اٹھانے کے بعد جو عظیم الشان کامیابی حاصل ہوئی۔ اسے پیش کیا جائے۔ اور خدا تعالیٰ نے ہر قدم پر آپ کی جو نصرت اور تائید فرمائی۔ اُسے ظاہر کیا جائے۔ اس کے ساتھ ہی اس بات کی بھی پوری پوری احتیاط کی جاتی ہے۔ کہ کوئی علت اور بدعت رونما نہ ہو۔ اسی وجہ سے کسی خاص دن اور کسی خاص موقع سے ان جلسوں کو وابستہ نہیں کیا جاتا۔ بلکہ ہر سال نیا دن مقرر کیا جاتا ہے۔ کیونکہ ان سے مقصود کسی خاص دن کے شرف کا اظہار نہیں۔ بلکہ اصل غرض ”اعلاء کلمہ اسلام وتذکرہ نبوی“ ہے۔ اور اس کے لئے سارے سال کا ہر ایک دن اس کیلئے ایک ایسی ہی حیثیت رکھتا ہے۔ یعنی سال کے ۳۶۵ دنوں میں سے ہر ایک دن ”سوانح مقدسہ نبوی کا ذکر“ کیا جا سکتا ہے۔ پھر جہاں یہ بات مدنظر ہوتی ہے۔ کہ ”سوانح مقدسہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تازہ طور پر لوگوں کو سنائے جائیں۔ اور مشتاقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت بڑھائی جائے۔ اور لوگوں کو عشق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حرکت دی جائے“ وہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ بھی ارشاد ہے۔ کہ غیر مسلموں کو ان جلسوں میں شریک کرنے کی پوری کوشش کی جائے۔ اور ”ناواقفوں پر عظمت اس انسان کامل اور مرد فانی فی اللہ کی کھول دی جائے“ چنانچہ اس بارے میں ہر ممکن طریق کو کام میں لایا جاتا ہے۔

حقیقی مومنوں کا فرض

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام ایسے جلسے منعقد کرنا حقیقی مومنوں کا فرض قرار دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

”غرض سوانح نبویہ کو خوش آوازی سے لوگوں پر ظاہر کرنا حقیقی مومنوں کا فرض ہے۔ وہ مومن کاہیکا ہے جس میں سوانح نبویہ کی عزت نہیں“

گویا حقیقی مومنوں کا فرض ہے۔ کہ عمدگی اور خوش اسلوبی سے سوانح نبویہ لوگوں پر ظاہر کریں۔ اور نہایت ذوق وشوق سے اور پوری عزت واحترام کے ساتھ سوانح نبویہ سنیں۔ اس میں وہ لوگ خاص طور پر مخاطب ہیں۔ جو سوانح مقدسہ نبویہ بیان کرنے کی قابلیت اور اہلیت رکھتے ہیں۔ انہیں چاہئے۔ کہ اسے اپنا فرض سمجھیں۔ اور دوسروں کو چاہئے۔ کہ وہ ایسے جلسہ میں شریک ہو کر یہ ثابت کریں۔ کہ ان کے دل میں تذکرہ نبوی کی پوری پوری عزت ہے۔

سیرت النبی کے جلسوں کے فوائد

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام ایسے جلسہ کے فوائد بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

”اس جلسہ اظہار سوانح میں درحقیقت بڑے فوائد ہیں۔ ان سوانح کے سننے سے محبان رسول کا وقت خوش ہوگا۔ اور ہر ایک مرد طالب حیات سوانح کے ذریعہ سے ہمت اور صدق اور استقامت کے کام

سُنے گا۔ تو اس کو بھی ہمت اور صدق اور استقامت کی طرف شوق بڑھیگا اور اس کی طلب زیادہ ہوگی۔ اور مسلمان کہلا کر جو کچھ دین کے راہ میں کسل اور ضعف اور بزدلی رکھتا ہے۔ سوانح نبویہ علیہ الصلوٰۃ والسّلام سُنکر خوش ہوگا۔ اور اپنے اسلام پر افسوس کریگا۔ اور خدا تعالےٰ سے چاہیگا کہ جس نبی کی اقتداء کا اس کو دعوےٰ ہے۔ اس کی سرگرمی اور اس کا عشق اور اس کی ہمدردی اس کو بھی نصیب ہو۔ اور جس طرح ایک شخص جو ایک جنگل میں اکیلا بیٹھا ہو۔ اور درندوں اور دوسری بلاؤں سے ڈر رہا ہو اور ناگاہ اس کو ایک قافلہ نظر آیا۔ جس میں صدہا سپاہی ہیں۔ اب دیکھنا چاہئے۔ کہ وُہ شخص اس قافلہ کو پا کر کس طرح قوی دل ہو جائیگا۔ ایسا ہی سوانح طیبہ نبویہ ایک لشکر مسلح کی مانند ہیں۔ جن کے سننے سے دل قوی ہو جاتا ہے۔ اور تخویفات شیطانی سے نجات ملتی ہے۔ اور حدیث صحیح میں ہے۔ کہ عند ذکر الصالحین تتنزل الرّحمۃ۔ یعنی ذکر صالحین کے وقت رحمت الٰہی نازل ہوتی ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذکر کے وقت کس قدر نازل ہوگی۔"

فوائد کی تشریح

ان چند سطور میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اختصار کے ساتھ سوانح نبویہ سے آگاہی حاصل کرنے کے جن فوائد کا ذکر فرمایا ہے۔ ان پر غور کرنے سے ان کی وسعت اور اہمیت کا بآسانی پتہ لگ سکتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقدس حالات زندگی سُنکر محبان رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جس قدر مسرت اور شادمانی حاصل ہو سکتی ہے۔ اس کا ذکر الفاظ میں کرنا ناممکن ہے۔ ہر شخص جانتا ہے۔ کہ اپنے پیارے اور محبوب کے حالات سُنکر اسے کس قدر خوشی اور فرحت حاصل ہوتی ہے۔ اور جب ان پیاروں کے حالات سُنکر جن کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقابلہ میں کوئی حقیقت ہی نہیں ہے۔ اتنا سرور حاصل ہوتا ہے۔ تو پھر آپ کے حالات سے حاصل ہونے والے سرور کا کس طرح اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جلسہ سے یہ فائدہ تو ان لوگوں کو حاصل ہو سکتا ہے۔ جو اپنے دلوں میں رسُول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عشق و محبت کی چنگاری رکھتے ہیں۔ اور جو "ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے" کی حقیقت سے آشنا ہیں۔ لیکن وُہ لوگ جنہیں یہ درجہ حاصل نہیں۔ ان کیلئے بھی سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر آب حیات کا حکم رکھتا ہے۔ کیونکہ ایسا شخص جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہمت اور صدق اور استقامت کے حالات سُنے گا۔ تو اس کو بھی ہمت اور صدق اور استقامت کی طرف شوق بڑھیگا۔ اور وُہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کریگا۔

یہ فائدہ وُہ انسان حاصل کر سکتا ہے۔ جو مرد طالب ہو۔ یعنی اگرچہ "وہ دین کی راہ میں کسل اور ضعف اور بزدلی رکھتا" ہو۔ لیکن اس کے دل میں خواہش ہو۔ کہ "جس نبی کی اقتداء کا اس کو دعوےٰ ہے اس کی سرگرمی اور اس کا عشق اور اس کی ہمدردی اس کو بھی نصیب ہو۔"

لیکن وُہ انسان جو دین سے عملی طور پر منقطع ہو چکا ہو۔ جو غفلت اور جہالت میں سر تا پا غرق ہو گیا ہو۔ اور جو بالفاظ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام اس حالت کو پہونچ چکا ہو۔ کہ "جنگل میں اکیلا بیٹھا درندوں اور دوسری بلاؤں سے ڈر رہا ہو" اس کے لئے "سوانح طیبہ نبویہ ایک لشکر مسلح کی مانند ہیں۔ جن کے سننے سے دل قوی ہو جاتا ہے۔ اور تخویفات شیطانی سے نجات ملتی ہے۔"

ہر درجہ کے انسان کے لئے فوائد

پس تذکرہ نبوی بڑے سے بڑے عارف انسان سے لیکر دین سے بالکل ناواقف اور بے بہرہ انسان تک سب کے لئے نہایت ہی مفید اور فائدہ بخش ہے۔ اور ہر درجہ اور ہر طبقہ کے انسان اس سے مستفیض ہو سکتے اور روحانیت میں ترقی کر سکتے ہیں۔

ایک خاص فائدہ

پھر ایک بہت بڑا فائدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے یہ بیان فرمایا ہے۔ کہ حدیث صحیح میں ہے۔ عند ذکر الصالحین تتنزل الرّحمۃ۔ یعنی ذکر صالحین کے وقت رحمت الٰہی نازل ہوتی ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذکر کے وقت جس قدر رحمت الٰہی نازل ہو سکتی ہے۔ اس کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔

یہ ہیں وُہ عظیم الشان فوائد جو سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جلسوں سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ اور ہر مسلمان کا فرض ہے۔ کہ انہیں حاصل کرنے کی پوری پوری کوشش کرے۔ یعنی سیرت النبیؐ کے جلسوں کو کامیاب اور شاندار بنانے میں حصّہ لے۔ خاصکر ہر ایک احمدی کو اس کے لئے پوری سرگرمی سے کام لینا چاہئے۔

"الفضل" کا خاتم النبیین نمبر

سیرت النبی کے جلسوں کو زیادہ سے زیادہ مفید اور کامیاب بنانے کے لئے ہر سال "الفضل" کا ایک خاص پرچہ خاتم النبیین نمبر کے نام سے بہت بڑے حجم کا نہایت ہی اعلیٰ مضامین پر مشتمل شائع کیا جاتا ہے۔ یہ خاص پرچہ انشاء اللہ اس دفعہ بھی شائع کیا جائیگا۔ جس میں سیرت النبی کے متعلق نہایت اعلیٰ پایہ کے مضامین ہونگے۔ احباب کرام کو سوانح طیبہ نبویہ کے بیان کرنے میں اس پرچہ سے بہت کچھ مدد حاصل ہوگی۔ وُہ نہ صرف اس کے ذریعہ اپنے جلسوں کو کامیاب اور مفید بنا سکتے ہیں۔ بلکہ لوگوں میں اس کی اشاعت کر کے انہیں سیرت النبی کے متعلق مستقل معلومات بہم پہونچا سکتے ہیں۔ اس لئے اس پرچہ کی اشاعت کے لئے خاص طور پر کوشش کرنی چاہئے۔ اور بہت جلد اندازہ لگا کر مطلع کر دینا چاہئے۔ کہ انہیں کتنے پرچوں کی ضرورت ہوگی۔ تا کہ جلسہ سے قبل انہیں بھیجے جا سکیں۔

مسلمانان کشمیر اور ہندو اخبارات

مسلمانان کشمیر کے سیاسی اور ملکی حقوق کے متعلق جماعت احمدیہ کی ان خدمات کو نظر انداز کرتے ہوئے جن کا ہر شریف اور سمجھدار انسان کو اعتراف ہے۔ جو شورش بعض کینہ توز اور وطن و قوم کے غدار لوگوں کی طرف سے کشمیر میں برپا کی جا رہی ہے۔ اس میں آریہ پوری سرگرمی کے ساتھ شورش انگیزوں کی مدد کر رہے ہیں۔ اور ہر ممکن طریق سے ایک طرف عام مسلمانوں کو احمدیوں کے خلاف اشتعال دلاتے رہتے ہیں۔ اور دوسری طرف ریاست کے کان بھرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ اخبار ملاپ (۲۸ / اکتوبر) یہ دوگونہ اغراض پیش نظر رکھتا ہوا لکھتا ہے۔

"جہاں تک ہماری اطلاعات کا تعلق ہے۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ کشمیری مسلمان اپنے مہاراجہ سے اور اپنی ریاست سے کس قدر الفت رکھتے ہیں۔ آج سے چند سال پہلے کشمیر کے اندر فرقہ پرستی کا نام بھی نہیں تھا۔ نہ کسی کو فساد کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی تھی۔ نہ نہتے بے قصور لوگوں کو قتل کرنے کی۔ لیکن آج حالت دیگر ہے۔ کشمیر سے جتنی تشویشناک خبریں آتی ہیں۔ اتنی شائد ہی کسی اور جگہ سے آتی ہوں۔ کشمیری مسلمان اعلان کرتے ہیں۔ کہ وُہ ریاست سے خوش ہیں۔ لیکن پھر شورش قائم رہتی ہے۔ ان حالات میں کیا یہ اغلب نہیں۔ کہ اس شورش میں کوئی باہر کا ہاتھ کام کر رہا ہے۔ ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ یقینی طور پر وُہ ہاتھ کون سا ہے۔ لیکن ایک بات ہم دیکھ رہے ہیں۔ ایسے موقع پر کیا حکومت کشمیر کا یہ فرض نہیں ہے۔ کہ وُہ اپنی ریاست میں کسی قادیانی کو داخل ہونے کی اجازت نہ دے۔ ہم قادیانی مذہب کے خلاف کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ اس سے مسلمان خود سمجھ لینگے۔ ہم تو یہی سمجھتے ہیں۔ کہ جب ایک ملک کا ملک انکے خلاف صدائے احتجاج بلند کر رہا ہے۔ تو انہیں ایک لمحہ کیلئے بھی اس ملک میں رہنے کی اجازت نہیں دینی چاہئے۔"

وُہ لوگ جنہیں مسلمانانِ کشمیر کی سیاسی جدوجہد کے متعلق علم ہے۔ وُہ خوب جانتے ہیں۔ کہ تمام کے تمام ہندو اور آریہ اخبارات ہر رنگ میں مسلمانانِ کشمیر کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے اور ان پر زیادہ سے زیادہ تشدد کرنے کیلئے ریاست پر زور دیتے رہے ہیں۔ اور وُہ کسی صورت میں بھی مسلمانانِ کشمیر کے خیر خواہ نہیں ہو سکتے۔ ایسی حالت میں وہ جن لوگوں کی تائید و حمایت کر رہے ہیں۔ وُہ وہی ہو سکتے ہیں جن کا طریق عمل مسلمانوں کے مفاد کے صریح خلاف اور انکے حقوق کو تلف کرنے والا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندو اخبار ریاست کے متعلق ان مسلمانوں کی خوشنودی کا اعلان کر رہے ہیں۔ یہی ایک بات فتنہ انگیز لوگوں کی حقیقت ظاہر کرنے کے لئے کافی ہے۔ وُہ دراصل دوسروں کے آلۂ کار بنکر مسلمانوں میں فتنہ و فساد پیدا کر رہے ہیں۔ اور ریاست کی خوشنودی حاصل کر کے ذاتی مقاصد حاصل کرنے میں مصروف ہیں۔ انکے پیچھے چلنا اور ان کی غلط بیانیوں اور دھوکہ دہیوں میں آنا کسی عقلمند اور دور اندیش انسان کا کام نہیں ہو سکتا۔

تعجب ہے۔ کہ ہندو ریاست کو یہ مشورہ دیتے ہوئے کہ "جو قادیانی ہم بھی وہاں رہتے ہیں۔ ان کو وہاں سے نکال باہر کر دے"۔ ذرا انہیں خبر ہلتے اگر محض دشمنوں اور قومی غداروں کے کہنے سے احمدیوں کو کشمیر سے نکالا جا سکتا ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ وُہ لوگ جو خود کہتے ہیں۔ کہ انکی غرض حکومت ہند کو الٹ دینا ہے۔ اور اس قسم کے حرکات بھی کرتے رہتے ہیں۔ ان کو ملک بدر کرنے یا اور سزا دینے کے ہندو اخبار [illegible] چلاتے ہیں۔

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

ایک سب جج صاحب کے خط کا جواب

حسب ذیل خط حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے ایک سب جج صاحب کو ان کے خط کے جواب میں پرائیویٹ سکرٹری صاحب نے لکھا

مکرمی - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔

آپ کی چٹھی مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۳۳ء حضرت امام جماعت احمدیہ کے ملاحظہ میں آئی۔ حضور نے جواباً فرمایا۔ مجھے اس بات سے بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ میں قرآن شریف کو سمجھ کر پڑھنے کی خواہش ہے۔ یہ خواہش اکثر تعلیمیافتہ لوگوں کے دلوں سے سرد ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی خواہش کو تیز کرے۔ اور پیاس کو سیر کرے ۔

آپ نے چند سوال تحریر فرمائے ہیں۔ جن میں سے پہلا سوال ابلیس کے متعلق ہے۔ اس کے متعلق غالباً تفصیلی بحث پارہ اول میں جو سلسلہ کی طرف سے شایع ہو چکا ہے مل جائے گی۔ مختصر جواب یہ ہے۔ کہ الّا عربی زبان میں کئی طرح استعمال ہوتا ہے۔ استثناء کی صورت میں دو قسم میں منقسم ہو کر استعمال کیا جاتا ہے۔ (۱) متصل (۲) منقطع۔ الّا منقطع جو ہوتا ہے۔ اس کے معنی قریباً ولکن ما کے لئے جاتے ہیں۔ یعنی اگر اس نے ایسا نہ کیا۔ یا گر اس نے ایسا کیا۔ اور اس صورت میں الّا کے بعد آنے والی چیز یعنے مستثنیٰ الّا سے پہلے آنے والی چیز یعنے مستثنیٰ منہ کا جزو نہیں سمجھی جاتی۔ فسجد الملائکۃ کلھم الا ابلیس میں بھی الّا منقطع ہے۔ اور ترجمہ یہ ہوتا ہے۔ کہ جب ہم نے ملائکہ سے کہا۔ کہ آدم کی اطاعت کرو۔ تو ملائکہ تو سب کے سب مطیع ہو گئے۔ پر ابلیس نہ ہوا۔ ہاں اس پر یہ اعتراض پڑتا ہے۔ کہ جب خطاب ملائکہ سے تھا۔ تو ابلیس پر اعتراض کیسا۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ ملائکہ اپنی ذات میں انسان کے مطیع نہیں ہوتے۔ ملائکہ کا بندوں سے ایسا کونسا تعلق ہے۔ کہ جس کی وجہ سے وہ آدم کی فرمانبرداری کیا کرتے تھے۔ ملائکہ کی فرمانبرداری کے یہی معنے ہیں۔ کہ ملائکہ نظام عالم کی جس جس شق کے افسر ہیں۔ اس سے ملائکہ نے فرمانبرداری کا شروع کرا دی۔ لیکن ابلیسی رنگ والی ارواح نے ملائکہ کی ایسی تحریک سے انکار کر دیا۔ اور وہ فرمانبرداری میں شامل نہ ہوئیں۔ چونکہ جو حکم افسر کو ملتا ہے۔ ماتحت اس میں شامل ہوتے ہیں۔ اس لئے ابلیس زیر عتاب آیا۔ حدیثوں میں آتا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت رکھتا ہے۔ تو جبرائیل کو بلا کر کہتا ہے۔ کہ میں فلاں سے محبت رکھتا ہوں۔ تو بھی اس سے محبت رکھ تو جبرائیل اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہے۔ پھر جبرائیل آسمان والوں میں نعار کرتا ہے۔ کہ فلاں سے اللہ تعالیٰ محبت رکھتا ہے تم بھی اس سے محبت رکھو۔ تو آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں۔ پھر زمین میں بھی اس شخص کی قبولیت پھیل جاتی ہے۔ (مشکوٰۃ صہ ۴۱۲) اس حدیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ ملائکہ کو حکم دیتا ہے۔ لیکن اس میں ان کے تابع لوگ بھی شامل ہوتے ہیں۔ پس اگر ملائکہ کو حکم دینے کے بعد تابعین میں سے کوئی سرکشی کرتا ہے۔ تو ایسا ہی سمجھا جاتا ہے۔ جیسا کہ براہ راست حکم پا کر سرکشی کرنے والا ۔

آپ کا دوسرا سوال یہ ہے۔ کہ میں آپ کو کوئی ایسی کتاب بتاؤں جس میں ملائکۃ اللہ کے متعلق تفصیلی بحث ہو۔ سو واضح ہو۔ کہ میرا ایک لیکچر ملائکۃ اللہ کے نام سے شایع ہوا ہے اس میں ملائکۃ اللہ کے متعلق بہت سی بحثیں آجاتی ہیں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ اس کے پڑھنے سے کئی سوال آپ کے حل ہو جائینگے جو باقی رہ جائیں۔ ان کے متعلق آپ پھر دریافت کر سکتے ہیں۔

تیسرا سوال آپ کا اتنا وسیع ہے۔ کہ اس کے حل کرنے کے لئے مجھے پوری سورۂ مائدہ کی تفسیر لکھنی چاہیئے۔ اس بارہ میں میرا عقیدہ ہی نہیں۔ بلکہ میرا علم ہے۔ کہ قرآن کریم میں کوئی تکرار نہیں۔ ایک ہی بات اگر دوسری بات کو ثابت کرنے کے لئے آئے۔ تو وہ تکرار نہیں کہلاتی۔ تکرار وہ ہے۔ جو بے غرض ہو۔ جب غرض پیدا ہو گئی۔ تو وہ تکرار نہیں۔ انسان کی دو آنکھیں دو کان۔ دو ہاتھ۔ دو پاؤں ہیں۔ حالانکہ ایک جگر ایک معدہ ایک دل ہے۔ مگر دو آنکھ۔ دو کان۔ دو ہاتھ۔ دو پاؤں تکرار نہیں کہلاتے۔ ان اعضاء کا جوڑے کی صورت میں پیدا ہونا اپنے اندر حقیقت رکھتا ہے۔ اس لئے وہ تکرار نہیں کہلاتا۔ لیکن تفصیل سے ہر بات کا جواب دینا سینکڑوں صفحہ کی تحریر چاہتا ہے۔ اس کے علاج دو ہی ہیں۔ یا آپ قادیان تشریف لائیں۔ اور مجھ سے سورۂ مائدہ پڑھ لیں۔ یا آپ کوئی ایک آیت جو سب سے زیادہ تکرار والی اور بے فائدہ نظر آتی ہو۔ مجھے لکھ دیں۔ میں اس آیت کے متعلق بتا دوں گا۔ کہ اس میں تکرار نہیں ہے۔ اس سے آپکو اتنا معلوم ہو جائیگا کہ سورۂ مائدہ میں مضامین کا دوبارہ آنا تکرار کا باعث نہیں گو ساری سورۃ آپ کی سمجھ میں نہ آئے گی ۔ والسلام

(پرائیویٹ سکرٹری)

ایک پروفیسر صاحب کے خط کا جواب

حسب ذیل خط حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے حضور کے پرائیویٹ سکرٹری صاحب نے ایک کالج کے پروفیسر صاحب کو ان کے خط کے جواب میں لکھا :

مکرمی - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔

آپ کی چٹھی مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۳ء حضرت امام جماعت احمدیہ کے ملاحظہ میں آئی۔ حضور نے جواباً فرمایا۔ اگر آپ کو لوگوں نے تبلیغ کی تھی۔ تو آپ انہیں نہ سنتے۔ اگر سنی تھیں۔ تو شکایت کیسی۔ اس کا بہترین جواب تو یہ تھا۔ کہ آپ بھی کسی دن اپنے خیالات کی ان دونوں صاحبوں کو جا کر تبلیغ کرتے۔ باقی رہا بحث کے متعلق۔ سو بحث اگر سمجھنے کی غرض سے ہے۔ تو میرے ساتھ گفتگو کی کوئی شرط نہیں۔ جب آپ فرمائیں۔ میں جماعت کے کسی عالم کو آپ کے پاس بھجوا سکتا ہوں رہا آپ کا یہ کہنا۔ کہ آپ عربی میں تقریر کریں۔ کچھ عجب نہیں۔ کہ روزانہ عربی پڑھانے کی وجہ سے آپ کو عربی بولنے کی کچھ زیادہ مشق ہو۔ مگر جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ آپ کو یہ دعوےٰ نہیں۔ کہ آپ کو عربی زبان کا معجزہ عطا کیا گیا ہے۔ اگر یہ دعوےٰ نہیں۔ تو عربی زبان میں گفتگو صرف مولویانہ بحث سے زیادہ کیا حقیقت رکھتی ہے۔ بانی سلسلہ احمدیہ کا دعوےٰ تھا۔ کہ انہیں عربی زبان میں معجزہ دیا گیا ہے۔ ان کا چیلنج زید یا بکر کے نام نہ تھا۔ بلکہ ساری دنیا کے نام تھا۔ آپ یا ان کے چیلنج کو قبول فرما کر میدان عمل میں نکل آئیں۔ یا اگر آپ کو خود دعوےٰ ہے۔ تو اپنے معجزانہ کلام کو دنیا میں شائع کر دیں۔ اگر اس کا جواب کسی سے بن نہ آیا۔ تو خود آپ کی صداقت ظاہر ہو جائے گی۔ اور اگر آپ خود ہی اپنی مشکلات میں الجھ کر رہ گئے۔ تو آپ کو سبق حاصل ہو جائے گا ۔

والسلام

پرائیویٹ سکرٹری

احمدیت کے متعلق مضمون

حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے جلال کا ظہور

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح - نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار

ربع صدی قبل مسلمانوں کی حالت

حالات کا صحیح موازنہ کرنے والا ہر انسان اس حقیقت کا اعتراف کرے گا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مذہبی لحاظ سے مسلمانوں میں انقلاب عظیم پیدا کر دیا۔ پہلے کئی لوگ قرآن پڑھتے تھے۔ مگر ان کے گلوں سے نیچے نہ اترتا تھا۔ وہ نمازیں پڑھتے۔ مگر بے کیف ہوتیں۔ ان میں درد رقت خشیت اور تبتل اور تضرع مفقود تھا۔ وہ روزے بھی رکھتے مگر ان کے روحانی اثرات سے محروم تھے۔ حج بھی کرتے مگر رسمی۔ گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے پہلے کچھ نہ کچھ لوگ ظاہر ارکان اسلام بجا لاتے تھے۔ مگر حالت بعینہٖ وہ تھی۔ جس کا نقشہ احادیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کھینچا۔ کہ ایمان ثریا پر چلا جائے گا۔ اور قرآن زمین سے اٹھ جائے گا۔

حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت

ایسی حالت میں جبکہ حقیقت کی جگہ نمائش نے اور ایمان کی جگہ رسوم نے لے لی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے۔ آپ نے دنیا کو از سر نو بتلایا۔ کہ اسلام کیا ہے۔ اور قرآن کیا۔ گویا مسلمانوں کو پھر مسلمان کیا۔ اور حجج نیرہ سے بتلایا کہ اسلام ہی زندہ مذہب ہے۔

احسانات کے بحر بیکراں کا ایک قطرہ

لوگ ہم سے سوال کیا کرتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے آپ کو وہ کونسی ایسی نعمت دی۔ جو اس سے پہلے تمہیں حاصل نہیں تھی۔ ہمارا جواب یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں وہ کھویا ہوا متاع دیا۔ جو کہیں دستیاب نہ ہوتا تھا۔ آپ نے ہمیں اسلام دیا۔ قرآن دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جیسی نعمت دی۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہمیں زندہ خدا کی معرفت عطا کی۔ کیا یہ کم احسان ہے۔ کہ آپ نے ہمیں عبادات کی حقیقت پر مطلع کیا۔ کیا یہ معمولی احسان ہے۔ کہ آپ نے ہمارے سامنے صحیح اسلام کی تصویر کھینچ کر رکھ دی۔ پھر کیا یہ معمولی بات ہے کہ آپ نے زندہ خدا پر ایمان پیدا کر دیا۔ کیا فائدہ تھا۔ اس ایمان کا جو محض رسمی تھا۔ موجودہ زمانہ میں وہ بابرکت اور عظیم الشان وجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہی ہے۔ جس کی برکت سے ہم نے زندہ اسلام زندہ رسول اور زندہ خدا پا لیا۔ اسلام کی زندگی ہم نے اپنے نفوس میں محسوس کی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قوت تزکیہ کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔ اور خدا تعالےٰ کے جلال اور اس کی قدرت کو آسمان سے اترتے بچشم خود دیکھا۔ پس ہمارے دل شکوک و شبہات کے گڑھوں سے نکل کر اس پر فضا مقام پر پہنچ گئے۔ جہاں خدا "ہونا چاہیئے" کی بجائے "خدا ہے" کی آواز ہمارے کانوں میں پہنچی ہے۔

نشانات سماوی

اس اہم فریضہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر اللہ تعالےٰ نے بکثرت نشانات نازل فرمائے۔ افسوس غافل اور سرکش لوگوں نے اس نئی تجلی کا انکار کیا۔ اور مقدس نوشتوں کی وہ بات پوری ہوئی۔ جو یوں کہی گئی تھی۔ کہ جب مسیح و مہدی آئے گا۔ تو علماء ظواہر اسے کافر اور بیدین کہیں گے۔

مشرق و مغرب کو انتباہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لوگوں کو خواب غفلت سے بیدار کرنے اور اپنے خالق و مالک کی طرف توجہ دلانے کے لئے جو سعی فرمائی۔ اس کا کسی قدر اندازہ ذیل کے اقتباس سے لگایا جا سکتا ہے۔ حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

"یاد رہے۔ کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو۔ کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے۔ ایسا ہی یورپ میں بھی آئے۔ اور نیز ایشیاء کے مختلف مقامات میں آئیں گے۔ اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے۔ اور اس قدر موت ہوگی۔ کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے چرند پرند بھی باہر نہیں ہوں گے۔ اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی۔ کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا۔ ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے۔ کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی۔ یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی۔ اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا۔ کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ دن نزدیک ہیں۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ دروازے پر ہیں۔ کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی۔ اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے۔ اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا ہی پر گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا۔ تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے۔ ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے۔ اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں۔ ان پر رحم کیا جائیگا کیا تم خیال کرتے ہو۔ کہ تم زلزلوں سے امن میں رہو گے۔ یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو۔ ہرگز نہیں انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے۔ اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے میں تو دیکھتا ہوں۔ کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیاء تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائیگا جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔ کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی۔ کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا۔ کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوحؑ کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آ جائے گا۔ اور لوطؑ کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو۔ تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے۔ وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا۔ وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ"

(صفحہ ۲۵۶ و صفحہ ۲۵۷)

پیشگوئی کا ظہور

اس جلالی پیشگوئی کے عین مطابق دنیا میں خون کی ندیاں بہیں۔ آبادیاں ویران ہوئیں۔ اور شہر سنسان۔ وہ مقام جہاں ہر وقت عیش و عشرت کا بازار گرم رہتا تھا۔ زلازل عظیمہ

سے یوں برباد ہو گئے۔ کہ گویا وہاں کوئی بسا ہی نہ تھا۔ جنگ عظیم کا واقعہ ابھی لوگوں کو نہیں بھولا۔ وہ جنگ ایک قیامت کا نمونہ تھی۔ جس نے زمین کو تہ و بالا کر دیا۔ اور لوگوں پر ان کی زندگی تلخ کر دی ؀

پس اس پیشگوئی کے عین مطابق زلزلے آئے۔ اور ایسے زلزلے کہ دنیا کی تاریخ میں ان کی نظیر نہیں ملتی۔ جنگیں ہوئیں اور ایسی کہ تاریخ ان کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اسی طرح وباؤں اور تباہ کن امراض نے دنیا کو گھیرا اور ابھی تک ہیبتناک زلازل سے دنیا کا پیچھا نہیں چھوٹا بلکہ اکناف عالم میں آئے دن زلازل سے ویرانی ہوتی رہتی ہے۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ ایک قادر ہستی موجود ہے۔ جو حق و صداقت سے سونہہ موڑنے والے اور بدیوں و بدکاریوں میں حد سے بڑھنے والے لوگوں کو بطش شدید میں مبتلا کر سکتی ہے ؀

چند اور باتیں

اس کے ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعاؤں کا فلسفہ بتایا۔ اللہ تعالےٰ کے قرب کے حصول کی راہیں بتلائیں۔ محبت۔ الٰہی کا سبق سکھایا۔ گناہوں کی ماہیت اور اس سے بچنے کے طریق بتلائے۔ غلط عقائد اور رسومات کی اصلاح کی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اصل شان دنیا پر ظاہر فرمائی۔ اور بتایا۔ کہ حقیقی اسلام کیا ہے۔ اس طرح یہ ثابت کر دیا۔ کہ جو انسان خدا تعالےٰ کی طرف ایک قدم چل کر جاتا ہے۔ خدا تعالےٰ اس کی طرف دس قدم چل کر آتا ہے۔ وہ اپنے بندوں پر بے حد مہربان اور ان پر بے حد شفقت کرنے والا ہے۔ وہ مشکلات اور مصائب کے وقت ان کی دعائیں سنتا۔ ان کی تکالیف دور کرتا۔ اور انہیں خارق عادت کے طور پر کامیابی عطا کرتا ہے۔ پھر ان کے دل میں ایسی سکینت اور اطمینان پیدا کر دیتا ہے۔ کہ دنیا کی کوئی تکلیف اور کوئی رنج ان پر غلبہ نہیں پا سکتا۔ اور وہ ہر حال میں اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کے صابر و شاکر ثابت کرتے ہیں۔ وہ روحانیت میں روز بروز بڑھتے جاتے۔ اور روحانی لذت و سرور میں سرشار رہتے ہیں ؀

غور کرنے کی بات ہے۔ کہ جس وجود باوجود کے ذریعہ یہ باتیں حاصل ہوں۔ اس کی صداقت میں شک کرنا کسی عقلمند اور دور اندیش انسان کا کام نہیں ہو سکتا ؀

نظارتوں کے اعلانات

سلسلہ کی تصنیف کے متعلق اعلان

سلسلہ کی تصانیف کے متعلق گذشتہ ایام میں اخبار الفضل مورخہ ۳۱ر اکتوبر ۱۹۳۳ء میں اعلان کیا گیا تھا۔ کہ بغیر منظوری نظارت ہٰذا نہ چھپوائی جائیں۔ اس کے متعلق بعض دوستوں کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ اس لئے تصریحاً اب پھر اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس اعلان کی غرض و غایت یہ ہے۔ کہ کوئی بات خلاف تعلیم سلسلہ عالیہ احمدیہ یا اسلام چھپنے نہ پائے۔ اور اشاعت سے قبل مرکز سلسلہ قادیان سے ایسے لٹریچر کی بروقت رتی اور مناسب اصلاح کسی مستند عالم سے ہو جائے۔ پس اگر کوئی کتاب یا مستقل رسالہ کسی دوست نے چھپوانا ہو۔ تو قادیان میں صیغہ تالیف و تصنیف کے پاس اجازت اشاعت کے لئے بھیجنا یا منظوری لینا ضروری ہو گا۔ البتہ وقتی ٹریکٹ یا اشتہار وغیرہ جو مستند کتب سلسلہ عالیہ احمدیہ سے نقل کیا گیا ہو۔ سے مقامی سکرٹری تالیف و تصنیف یا مقامی امیر جماعت کو دکھلا کر شائع کیا جا سکتا ہے ؀ (ناظر تالیف و تصنیف قادیان)

ضروریات جلسہ سالانہ کے لئے ٹینڈر مطلوب ہیں

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے جلسہ سالانہ ۱۹۳۳ء قریب آگیا ہے۔ اس کے واسطے جو اشیاء خوردنی مطلوب ہیں۔ ان کی فہرست شائع کر کے لکھا جاتا ہے۔ کہ جو دوست کسی چیز کا ٹھیکہ لینا چاہیں۔ وہ پانچ نومبر ۱۹۳۳ء تک اپنے اپنے ٹینڈر معہ تصدیق پریذیڈنٹ صاحب جماعت دفتر افسر جلسہ سالانہ میں ارسال فرما دیں۔ اس امر کا خیال رہے۔ کہ جلسہ اشیاء کے ٹھیکیدار کو اندرون قصبہ اور بیرون قصبہ ہر دو جگہ دوکان کھولنی پڑیگی۔ اور افسر صاحب جلسہ کے مقرر کردہ منتظمان کی پرچی سے دونوں اوقات میں ہر چیز لی جایا کریگی۔ ہر چیز نہایت عمدہ اور صاف لی جائیگی اور سب کمیٹی جلسہ سالانہ ٹینڈر پاس کرتے وقت کم از کم ایک سیر فی جنس بطور نمونہ محفوظ رہے گی۔

مزید برآں یہ کہ ہر ایک ٹھیکہ دار کو ۲۱ر دسمبر سے ۳ جنوری تک ۲۴ گھنٹے دوکان کھولی رکھنی پڑیگی (ناظم سپلائی جلسہ سالانہ ۱۹۳۳ء)

اندازہ خرچ اجناس بابت جلسہ سالانہ ۱۹۳۳ء

نمبر شمار	نام جنس	من سیر	سے من سیر تک
۱	آرد گندم عمدہ سفید	۱۳۰۰ — ۰	۱۳۵۰ — ۰
۲	چاول باریک عمدہ باسمتی پرانے	۴۰ — ۰	۴۵ — ۰
۳	″ ٹوٹا عمدہ پرانے باسمتی	۸۰ — ۰	۸۵ — ۰
۴	گھی عمدہ دیسی	۴۰ — ۰	۴۵ — ۰
۵	دال ماش	۶۰ — ۰	۶۵ — ۰
۶	دال نخود	۲۵ — ۰	۳۰ — ۰
۷	دال مسور	۲۰ — ۰	۲۵ — ۰
۸	نمک سالم	۱۷ — ۰	۲۰ — ۰
۹	نمک باریک پسا ہوا	۳۰ — ۰	۳۵ — ۰
۱۰	مرچ سرخ باریک پسی ہوئی	۸ — ۰	۱۰ — ۰
۱۱	ہلدی باریک پسی ہوئی	۵ — ۰	۶ — ۰
۱۲	دھنیا باریک	۳ — ۲۰	۴ — ۰
۱۳	گرم مصالحہ	۴ — ۰	۴ — ۲۰
۱۴	چینی عمدہ ولایتی	۱۲ — ۰	۱۵ — ۰
۱۵	گڑ	۰ — ۳۰	۱ — ۰
۱۶	لحم البقر (گوشت گائے)	۲۲۰ — ۰	۲۳۰ — ۰
۱۷	لحم الغنم (گوشت بکری)	۸۰ — ۰	۸۵ — ۰
۱۸	لکڑی سوختنی سوکھی ہوئی	۱۸۰۰ — ۰	۲۰۰۰ — ۰
۱۹	کوئلہ لکڑی	۳۰ — ۰	۳۵ — ۰
۲۰	کوئلہ پتھر	۴۰۰ — ۰	۴۵۰ — ۰
۲۱	آلو سفید عمدہ موٹے	۱۲۰ — ۰	۱۳۰ — ۰
۲۲	شلغم سفید چھلے ہوئے	۶۵ — ۰	۷۰ — ۰

سبزی کا من بحساب ۵۰ سیر پختہ ہو گا۔

۲۳۔ ادرک ۷ من سے ۱۰ من تک من بحساب ۴۰ سیر

۲۴۔ پیاز خشک و سبز ۱۰ من سے ۱۲ من تک من بحساب ۵۰ ″

۲۵۔ لہسن ۲ – ۲۰ سے ۳ ″ تک من بحساب ۵۰ ″

۲۶۔ دھنیا سبز ۲ ″ ″ ۳ – ۲۰ ″ ″ ″ بحساب ۵۰ ″

۲۷۔ میتھی و پالک ۴ ″ ″ ۴ – ۳۰ ″ ″ ″ ۵۰ ″

۲۸۔ گوبھی ۵ ″ ″ ۵ – ۲۰ ″ ″ ″ ۵۰ ″

۲۹۔ تیل مٹی ہاتھی مارکہ کراچی بند یکصد کنستر سے ۱۱۰ تک۔

۳۰۔ دیا سلائی ۸۰ درجن سے ۸۵ درجن تک

۳۱۔ دودھ بکری و بھینس قریباً ۱۸۰ روپیہ سے ۲۰۰ تک

قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ

مجلس مشاورت ۱۹۳۳ء کے موقعہ پر یہ فیصلہ ہوا تھا۔ کہ قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ مختصر نوٹوں کے ساتھ جسقدر جلد ممکن ہو شائع کر دیا جائے۔ اور دوست اپنی اپنی جگہ کوشش کر کے دو ہزار پیشگی قیمت دینے والے خریدار مہیا کر دیں۔ اس لئے احباب کی خدمت میں بطور یاد دہانی گذارش ہے۔ کہ کوشش کے ساتھ خریدار مہیا فرما دیں اور پیشگی قیمت ساڑھے سات روپیہ فی نسخہ کے حساب سے دفتر محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پتہ پر ارسال کرا دیں۔ یہ کام نہایت [illegible] (ناظر تالیف و تصنیف)

پنجاب اور دوسرے علاقوں میں یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا

جماعت احمدیہ کے لئے ۲۲ر اکتوبر کا جو یوم التبلیغ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مقرر فرمایا تھا۔ اس کے متعلق موصولہ رپورٹوں کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

دہلی۔ احباب کے مختلف وفد بنائے گئے۔ اور ہر ایک وفد کے سپرد ایک خاص علاقہ کیا گیا۔ سبزی منڈی کے علاقہ کے سوا باقی تمام حصوں میں نہایت عمدہ طریق سے دوستوں نے تبلیغ کا کام سرانجام دیا۔ سبزی منڈی کے علاقہ میں جن دوستوں کو مقرر کیا گیا تھا۔ وہ بوجہ بیماری وہاں تبلیغ نہ کر سکے۔ خدا کے فضل سے اکثر لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ کئی ایک معزز غیر احمدیوں نے ہماری جماعت کی سرگرمی پر اظہار تعجب کیا۔ اور کہا۔ کہ یہ جماعت اپنے امام کی اطاعت اور فرمانبرداری کا بہترین نمونہ ہے۔

میر مہدی حسن صاحب باوجودیکہ بیماری کی وجہ سے زیادہ پیدل سفر نہیں کر سکتے۔ مگر اس دن وہ بھی اپنے وفد کے ساتھ برابر تبلیغ کے کام میں شامل رہے۔ ان کے ایک معزز غیر احمدی دوست نے ان سے کہا۔ کہ لائیے۔ میں آپ کے حصہ کے ٹریکٹ بانٹ دوں۔ آپ بیماری میں تکلیف نہ کریں۔ آپ نے فرمایا۔ معلوم نہیں۔ پھر یہ دن آنے تک زندہ رہوں یا نہ رہوں اس لئے اس ثواب کے موقعہ کو ہاتھ سے دینا نہیں چاہتا۔ احباب ہمارے اس محترم مخلص دوست کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔

فتح پوری کے طلباء اور بعض علماء نے یہ ارادہ کیا تھا۔ کہ ۲۲ر اکتوبر کو ہم بھی احمدیوں کو تبلیغ کریں گے۔ ہمیں خوشی تھی۔ مگر سوائے دو چار اشخاص کے کسی نے جرأت نہ کی۔ مولوی غلام محمد صاحب جو فتح پوری کے پرانے طالب علم ہیں۔ اور امسال انہوں نے بیعت کی ہے۔ انہوں نے خود فتح پوری میں جا کر تبلیغ کی۔ اور بعض طلباء کے اشتعال انگیز رویہ کے باوجود آپ نے انتہائی صبر سے کام لیا۔ ایک غیر احمدی معزز پر خاص اثر ہوا۔ اور اس نے احمدیت کا لٹریچر سٹڈی کرنے کا وعدہ کیا اکثر جگہ لوگوں نے نہایت اطمینان سے ہماری باتوں کو سنا۔ البتہ پہاڑ گنج میں سخت مخالفت ہوئی۔ اور ہمارے نوجوان دوستوں مسٹر احمد الدین صاحب و محمد فاروق کو گالیاں اور دھکے دئے گئے۔ مگر انہوں نے انتہائی صبر و تحمل سے کام لیا

محترمی ماسٹر آسان صاحب نے معہ اپنے وفد کے دریا گنج کے علاقہ کے بہت سے معززین کو تبلیغ کی۔ محترمی بابو اعجاز حسین صاحب امیر جماعت نے کئی ایک سوداگروں کو تبلیغ کی۔ بابو نذیر احمد صاحب نے بلی ماراں میں بعض معززین کو پیغام حق پہنچایا

محترمی مولوی محمد نذیر صاحب مبلغ و محترمی مولوی عبد المجید صاحب و محترمی شیخ مختار احمد صاحب کے سپرد علماء معززین اور ایڈیٹروں سے ملاقات کرنے کا کام تھا۔ ہمارے ان دوستوں نے کئی میل کا پیدل سفر کر کے علماء۔ میونسپل کمشنروں اور معززین کو پیغام حق پہنچایا۔ ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب کو مہرولی اور مولوی محمد خلیل صاحب کو شاہدرہ میں بھیجا گیا۔

شیخ خادم حسین صاحب بوجہ بیماری اپنے وفد کے ساتھ تبلیغ میں شامل نہ ہو سکے۔ اس لئے انہوں نے اپنے چند احباب کی دعوت کر کے ان کو تبلیغ کی۔ اور ان لوگوں کے سامنے چودھری محمد شریف صاحب جائنٹ سیکرٹری تبلیغ شملہ نے مؤثر تقریر کی۔ علاوہ زبانی گفتگو کے ندائے ایمان اور دعوت و تبلیغ کے شائع کردہ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ ندائے ایمان کا ٹریکٹ جو پوسٹر کی شکل میں شائع کیا گیا تھا۔ مختلف حصوں میں چسپاں کیا گیا ہماری احمدی بہنوں نے بھی حتی المقدور غیر احمدیوں کے گھروں میں جا کر تبلیغ کی۔ اور ٹریکٹ تقسیم کئے۔

خاکسار۔ عبد الواحد سیکرٹری انصار اللہ جماعت احمدیہ دہلی

جماعت احمدیہ گنج کے ۱۲ر افراد کو سات وفود میں تقسیم کیا گیا تھا۔ چھ وفود گنج اور ارد گرد کے علاقہ میں تبلیغ کے لئے مقرر تھے۔ اور ساتواں وفد احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ لاہور کے ماتحت لاہور سٹیشن کے لئے تھا۔ جس نے ۵۰۰ کے قریب مختلف ٹریکٹ مسافروں میں تقسیم کئے اور بعض اشخاص سے زبانی گفتگو بھی کی۔ باقی چھ وفود نے قریباً ۴۰۰ ٹریکٹ مندرجہ ذیل دیہات میں تقسیم کئے۔ گنج۔ شاہو کی گڑھی۔ باغبانپورہ۔ فتح گڑھ۔ سلامت پورہ۔ تاج پورہ دواریچ۔ جنڈیاں۔ منانواں۔ الو کے آواں۔ ڈگرا اور قریباً ۱۵۰ اشخاص کو پیغام حق زبانی پہونچایا۔

خاکسار۔ محمد اسمٰعیل

شیموگہ میں یوم التبلیغ منایا گیا۔ مرکز سے تبلیغی ٹریکٹ منگوا کر تقسیم کئے گئے۔ ممبران جماعت نے فرداً فرداً بھی اپنے اپنے حلقہ میں تبلیغ کی۔ علاوہ اس کے شام کے ۵ بجے جناب میر کلیم اللہ صاحب نے دعوت چائے پر مسلمانان شہر کو مدعو کیا۔ لوگ کافی تعداد میں آئے۔ مولوی محمد لقمان صاحب نے دو گھنٹے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی جس کا سامعین پر اچھا اثر ہوا۔

خاکسار۔ میر عبد الجلیل شیموگہ۔ ریاست میسور

کمال ڈیرہ (سندھ) دو دو اصحاب کا گروپ بنا کر مختلف دیہات میں دعا کرنے کے بعد بھیجا گیا۔ اس سال خاص طور پر علماء۔ گدی نشین اور امراء کو تبلیغ کی گئی۔ سندھی ٹریکٹ اور اردو لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ (رعاجز۔ محمد پریل)

بالیسر۔ رات کو بندہ نہایت متفکر تھا۔ کہ شہر میں کس طرح تبلیغ احمدیت کرے۔ میں دعا کر کے سو گیا۔ خواب میں خدا تعالے نے ایسا نظارہ دکھایا کہ کسی مجلس میں تبلیغ احمدیت کی گئی ہے۔ صبح جب بعد نماز کے بندہ تلاوت قرآن کے لئے بیٹھا تھا۔ تو ہمسایہ کا ایک لڑکا آ کر کہنے لگا میرے والد صاحب آپ کو ناشتہ کرنے کے لئے بلاتے ہیں۔ میں جب وہاں گیا۔ تو چودہ۔ پندرہ معزز غیر احمدی موجود تھے۔ وہ کہنے لگے۔ ہم لوگ آپ کے منتظر تھے آئیے اور کچھ ذکر سنائیے۔ میں نے کہا۔ کہ آج ہمارا یوم التبلیغ ہے۔ میں انشاء اللہ احمدیت کی تاریخ آپ کو سناتا ہوں۔ پھر میں نے ان کو بتایا کہ کس طرح دنیا گمراہی میں پڑی ہے۔ خداوند کریم کی سنت ہے کہ اس وقت اپنے ہادی کو دنیا کی رہبری کے لئے بھیجتا ہے خدا نے اپنے فضل و کرم سے قادیان کے سرزمین میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چمکتے ہوئے نشانات کے ساتھ مبعوث کیا۔ ہزاروں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیاں آپ پر صادق آئیں۔ خود آپ نے کثرت سے پیشگوئیاں کیں۔ اور وہ پوری ہوئیں۔ مخالفوں نے اس کے خلاف ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ مگر دنیا کے کناروں تک خدا تعالےٰ نے اس کی تبلیغ کو پہنچایا۔ حاضرین ہمہ تن گوش ہو کر اڑھائی گھنٹہ تک سنتے رہے۔ اور میں قریب گیارہ بجے اس مجلس سے واپس آیا۔ بعد نماز ظہر ایک رئیس کے پاس گیا اور شام تک احمدیت کی تبلیغ کی۔ اور تذکرۃ الشہادتین انہیں مطالعہ کرنے کے لئے دے آیا۔ پھر ان کے بھائی صاحب سے مل کر بھی احمدیت کی مختصر تاریخ بیان کی۔ اور دعوت الامیر ان کو دے آیا۔ مذکورہ بالا مجلس میں کئی لوگ احمدیوں کی تبلیغی مساعی کی تعریف کرتے رہے۔ اور اچھا اثر لے کر گئے۔ خاکسار۔ سید محمد محسن

راولپنڈی ۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ جماعت احمدیہ راولپنڈی نے یوم التبلیغ حسب پروگرام مجوزہ بڑی شان اور کامیابی کے ساتھ منایا۔ تمام وفود کی رپورٹ ہے کہ بالعموم

غیر احمدی دوستوں سے بڑی خندہ پیشانی خوش اخلاقی اور فراخدلی کے ساتھ باتیں سنیں۔ اور کسی قسم کی شرارت جس کا اندیشہ اخبار انقلاب نے ظاہر کیا تھا پیش نہیں آئی۔ بلکہ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ ہمارے تعلقات زیر تبلیغ غیر احمدی دوستوں سے اس تقریب کی وجہ سے اور زیادہ خوشگوار اور استوار ہو گئے ہیں۔ تقریباً ایک سو آدمیوں نے شہر راولپنڈی اور ملحقات میں تبلیغ کی۔ اور ہزارہا نفوس تک پیغام حق پہنچایا۔ ہماری مستورات نے بھی تبلیغ میں حصہ لیا۔ اور بچوں نے بھی جوانوں نے بھی اور بوڑھوں نے بھی۔ تمام رپورٹیں بہت ہی خوش کن اور امید افزا ہیں۔ اور آئندہ تبلیغ کو جاری رکھنے کے لئے تحریص کا موجب۔ (خاکسار۔ سید فتح علی شاہ سیکرٹری تبلیغ۔ راولپنڈی)

انبالہ شہر۔ ۲۲ر اکتوبر ۱۹۳۲ء بوقت صبح ۷ بجے مسجد احمدیہ میں انجمن احمدیہ کا ایک جلسہ زیر صدارت جناب بابو عبدالرحمان صاحب منعقد ہوا۔ بابو صاحب نے یوم التبلیغ کی غرض وغایت بیان فرمائی۔ طریق تبلیغ کے متعلق سب کو ہدایات دیں۔ اور تمام احمدی تبلیغ کے لئے روانہ ہو گئے۔

انبالہ شہر کے مسلمانوں نے رات کو جلسہ کر کے ہمارے خلاف بہت کچھ زہر اگلا تھا۔ مگر اس مخالفت کا یہ اثر ہوا۔ کہ جن کو ہماری جماعت کی واقفیت نہ تھی۔ انہیں بھی یوم التبلیغ کا علم ہو گیا۔ لہٰذا جہاں ہم جاتے سب ہمارا خیر مقدم کرتے اور ہم تبلیغ میں مصروف ہو جاتے۔

منڈی کی مسجد میں جب ایک احمدی بزرگ گئے۔ تو انہیں طمانچے مار کر باہر نکال دیا گیا۔ گو مخالفت بہت ہوئی۔ مگر تبلیغ پچھلے سال سے امسال کئی گناہ زیادہ ہوئی۔ (نامہ نگار)

چھاؤنی جالندھر۔ دو دو انصار اللہ کے گروپ بنا کر مختلف دیہات میں روانہ کئے گئے۔ احمدی انصار اللہ نے کھیتوں میں جا کر زمینداروں کو جو ہل چلا رہے تھے تبلیغ کی۔ مسجدوں۔ تکیوں۔ محلوں میں تبلیغ کی گئی۔ لوگوں پر بڑا اثر ہوا۔ چھاؤنی کے شرفا اور آفیسروں کو تبلیغ کی گئی۔ (نامہ نگار)

سری پار (اڑیسہ) ۲۲ر اکتوبر سری پار میں انفرادی تبلیغ کی گئی۔ اور ٹریکٹ تقسیم کئے بعد ازاں موضع پدان پدہ میں گیا۔ اور وہاں کی احمدی مستورات کو تبلیغ میں لگایا۔ مغرب کے بعد ایک مسجد میں شہر کے مسلمانوں کو جمع کر کے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی۔ اور ان کے سوالات کے جواب دئے۔ ایک آدمی نے بیعت بھی کی۔ فالحمد للہ۔ (کالے خاں)

لنڈی کوتل اللہ تعالیٰ کے فضل سے یوم التبلیغ بخوبی منایا گیا۔ ندائے ایمان نمبر ۲ اور دیگر مختلف ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ اور انفرادی تبلیغ کی گئی۔ جس کا بہت اچھا اثر ہوا۔ (شمس الدین)

لدھیانہ۔ احباب کو مختلف وفود میں تقسیم کیا گیا۔ بعض وفود باہر روانہ کئے گئے تھے۔ اور بعض کو مختلف شہر کے مختلف محلوں میں تبلیغ پر لگایا گیا۔ ایک وفد نے لدھیانہ کے تعلیم یافتہ طبقہ خصوصاً وکلاء کو تبلیغ کی۔ چند دوست سلسلہ کے ایک اشد ترین مخالف کے پاس گئے۔ جس نے بدکلامی سے بڑھ کر ان کو زدوکوب کیا۔ مگر ہماری طرف سے صبر وتحمل سے کام لیا گیا۔ اسی طرح ڈیکفیلڈ گنج میں بھی ہمارے چند دوستوں کو زدوکوب کیا گیا۔ وہاں بھی صبر کا نمونہ دکھلایا گیا۔ بعض دوستوں نے استخارہ کرنیکے بعد احمدیت کو قبول کرنیکا وعدہ کیا۔ (شریف احمد)

مونگھیر۔ خاکسار نے لوگوں کے گھروں پر جا کر تبلیغ کی۔ میرے دوسرے رشتہ داروں نے بھی پیغام حق پہنچانے کی پوری کوشش کی۔ (سید وازث حسین)

بھاگلپور۔ تمام احباب نے فرداً فرداً تبلیغ کی۔ اور "ندائے ایمان" "تبلیغ حق" "مصباح" وغیرہ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ شہر میں ہل چل پیدا ہو گئی۔ امیر صاحب جماعت نے بیس پچیس آدمیوں کو گھر پر بلا کر صداقت احمدیت پر تقریر کی۔ اور اختلافی مسائل پر روشنی ڈالی۔ بعض دوست شہر سے باہر بھی تبلیغ کے لئے گئے۔ (محمد سعید)

بالاکوٹ۔ خاص کے علاوہ مواضعات حسہ۔ بٹکرڈ۔ بانسہرہ۔ نکھیلا۔ بھوبارہ۔ وغیرہ تبلیغ کے لئے احباب گئے اور کئی ایک ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔ (حکیم عبدالواحد)

مکندپور (جالندھر) تمام احباب مختلف دیہاتوں میں تبلیغ کے لئے گئے۔ اور نہایت تن دہی کے ساتھ پیغام حق پہنچایا۔ (نصیر الدین)

وڈالہ سندھواں۔ (ضلع سیالکوٹ) مختلف دوستوں نے مواضعات۔ کیاں۔ ویرو والہ۔ نرسکہ میں جا کر تبلیغ کی۔ اور رات کے وقت موضع عزیز پور میں جلسہ کیا۔ جس میں صداقت احمدیت پر تقریریں کی گئیں۔ اور ایک تبلیغی اشتہار تقسیم کیا گیا۔ (خاکسار۔ محمد ابراہیم)

بھیرہ۔ جماعت انصار اللہ نے یوم التبلیغ اچھی طرح منایا۔ اور شہر میں ٹریکٹ تقسیم کئے۔ مقامی انجمن نور الاسلام حنفیہ کی طرف سے مجھے کہا گیا تھا۔ کہ اگر یوم التبلیغ کو کوئی احمدی ہمیں تبلیغ کرنے کے لئے نہ آیا۔ تو ہم حضرت خلیفۃ المسیح کو رپورٹ کر دینگے۔ ان لوگوں کو خصوصیت سے تبلیغ کی گئی۔ ٹریکٹ دئے گئے۔ اور ان کے اعتراضات کے جواب دئے گئے۔ (خاکسار۔ فضل الٰہی)

گالڑیاں (ضلع گورداسپور) خاکسار نے ۲۲ر اکتوبر کو صبح کے وقت تو گاؤں میں تبلیغ کی۔ اس کے بعد دارا پور میں گیا۔ وہاں دو اور احمدی بھی آ گئے۔ اور لوگوں کو تبلیغ کی۔ (خاکسار۔ عبدالعزیز)

بھاکا بھٹیاں (گوجرانوالہ) جماعت کے افراد نے گاؤں میں تبلیغ کی۔ اور ٹریکٹ تقسیم کئے۔ جن کا اثر خدا کے فضل سے بہت اچھا ہوا۔ جو دوست بیمار تھے۔ وہ بھی گھروں میں تبلیغ کرتے رہے۔ ہمارے امیر جماعت میاں سردار خان صاحب نے موضع کلیساں میں تبلیغ کی۔ وہاں ایک مولوی صاحب نے تسلیم کیا۔ کہ واقعی یہ زمانہ مامور من اللہ کا محتاج ہے۔

ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ دیہات میں تبلیغ کی گئی۔ مولویوں کی مخالفت کے باوجود لوگوں نے خوشی سے ہماری باتیں سنیں یہاں کے قاضی القضاۃ کو بھی تبلیغ کی گئی۔ ان کے شاگردوں سے متنازعہ فیہ مسائل پر گفتگو ہوئی۔ خدا کے فضل سے تبلیغ کے اچھے مواقع پیدا ہو رہے ہیں۔ دار التبلیغ میں بھی احباب کا تانتا لگا رہتا ہے۔ (خاکسار۔ چراغ دین)

حیدر آباد سندھ۔ جماعت کے احباب نے وفود کی صورت میں اپنے اپنے حلقوں میں تبلیغ کی۔ بعض دوستوں نے اشتہارات تقسیم کئے۔ ٹریکٹ "مسلمان کس طرح کامیاب ہو سکتے ہیں" دو ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا۔ نہایت کامیابی سے یوم التبلیغ منایا گیا۔ (خاکسار۔ قریشی محمد صالح)

حیدر آباد (دکن) یوم التبلیغ بخیر وخوبی ختم ہوا۔ ریلوں بسوں۔ ریلوے اسٹیشنوں۔ دفاتر۔ کالجز میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ زبانی تبلیغ کی گئی۔ جماعت نے خوب زور سے کام کیا (خاکسار۔ عبدالرحیم نیرؔ)

صالح نگر (ضلع آگرہ) گاؤں کے لوگوں کو جمع کر کے تبلیغ کی گئی۔ اور ارد گرد کے گاؤں میں بھی تبلیغ کی گئی۔ (خاکسار۔ حکیم عبدالعزیز)

پونچھ۔ دوستوں نے لوگوں کے پاس پہنچ کر خوب تبلیغ کی۔ بعض لوگ خود آ کر تبادلہ خیال کرتے رہے۔ اور اچھا اثر لے کر گئے۔ (محمد حسین)

بڈھا کوٹ چک ۲۶۹ (سندھ) ایک پشاوری مولوی صاحب سے صداقت حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام پر گفتگو ہوئی۔ مولوی صاحب کو لاجواب دیکھ کر لوگوں پر اثر ہوا۔ (صوفی غلام محمدؐ)

سری نگر۔ یوم التبلیغ خوب کامیابی کے ساتھ منایا گیا جس کا اچھا اثر اور اچھا نتیجہ پیدا ہوا۔ دو اصحاب نے بیعت کی۔ مخالفین کے مکانوں پر جا کر تبلیغ کی گئی۔ سوائے ایک نوجوان کے کسی کے ساتھ کوئی ناگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔

اظہار حقیقت

مجھے پیغام صلح مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۳ء میں جناب عبدالمجید صاحب پروفیسر مشن کالج پشاور کا بیان زیر عنوان "امرِ حق کی شہادت" پڑھ کر سخت تعجب ہوا۔ کیونکہ اس میں بجائے سچی شہادت کے پروفیسر صاحب کی طرف سے لاتلبسوا الحق بالباطل وتکتموا الحق کی صریح طور پر خلاف ورزی کی گئی ہے۔ اور واقعات پر پردہ ڈالنے کی سعی ناکام فرمائی ہے۔ مگر ان کو معلوم ہونا چاہیئے۔

نہاں کے ماند آں راز ے کزو سازند محفلہا

ایک بھری محفل میں جو باتیں ہوئیں۔ ان کو اپنی طرف سے رنگ دے کر شائع کرانا حق کو پوشیدہ نہیں کر سکتا۔ اگر پروفیسر صاحب کو یاد نہیں۔ تو میں صحیح واقعات پیش کر کے ان کی یاد تازہ کئے دیتا ہوں۔ آپ نے الفضل کے نامہ نگار کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ اس نے زیادہ انصاف سے کام نہیں لیا۔ زیادہ انصاف کی بھی ایک ہی کہی پھر ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ خود موجود نہ تھا۔ سنی سنائی باتیں لکھی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں یا تو آپ غلط فہمی کا شکار ہوئے۔ یا دیدہ دانستہ ایسا لکھ دیا ہے۔ نامہ نگار مجلس میں حاضر تھا۔ اور اس نے چشم دید واقعات من وعن لکھ دئے۔

اخفائے حق

امر حق کی شہادت کے مدعی اور مجلس میں موجود ہونے والے پروفیسر صاحب کا انصاف ملاحظہ ہو۔ فرماتے ہیں۔ جب مولانا غلام رسول صاحب نے ختم نبوت کے متعلق اپنے ناسخ قرآن خیالات ظاہر کئے۔ اور فارغ ہو کر بیٹھ گئے تو مدثر شاہ صاحب کھڑے ہوئے اور بہت ادب سے عرض کیا۔ کہ مجھے دس منٹ دئے جائیں۔ تاکہ میں مرزا صاحب کے اقوال کے مطابق اس موضوع پر اپنا خیال ظاہر کروں۔ مگر جناب صدر نے منظور نہ کیا۔ میں کہتا ہوں کہ آپ اگر اخفائے حق کو گناہ سمجھتے ہیں تو آپ نے یہ لکھنے کی کیوں زحمت گوارا نہ کی۔ کہ مولانا نے اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے یہ فرمایا تھا کہ اس مضمون کے کئی پہلو ہیں اور شاید یہ سلسلہ کئی ہفتوں تک چلے۔ مگر میں وقت زیادہ گذر جانے کے سبب ایک ہی پہلو کا ذکر کر کے تقریر ختم کرتا ہوں۔ انشاء اللہ اگلے ہفتے دوسرے پہلو پر روشنی ڈالونگا۔ پھر پروفیسر صاحب نے اپنے بیان میں یہ لکھنے کی کیوں تکلیف نہ فرمائی۔ کہ مدثر شاہ صاحب کی درخواست کے جواب میں پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ پشاور کی طرف سے یہ جواب جلسہ میں سنا دیا گیا تھا۔ کہ ابھی تقریر ختم نہیں ہوئی۔ اس لئے اجازت نہیں دی جا سکتی۔ میں پوچھتا ہوں کیا آپ نے یہ باتیں نہیں سنی تھیں۔ اگر سنی تھیں تو ان کو تحریر میں نہ لانے میں آپ نے کیا مصلحت سوچی۔ کیا آپ کے نزدیک واقعات کو اپنی مرضی کے سانچے میں ڈھال کر بیان کرنے کا نام ہی امر حق کی شہادت ہے۔

قرآن دانی کا دعوٰی

آپ کے بیان سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ معارف قرآن کو مولانا غلام رسول صاحب کے ذاتی ناسخ قرآن خیالات قرار دیتے ہوئے آپ قرآن دانی کے مدعی بھی ہیں۔ ورنہ ایک انجان شخص ایک عالمانہ تقریر کے متعلق ایسا خیال کیونکر ظاہر کر سکتا ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا۔ اگر بجائے صرف اسی ایک فقرہ پر اکتفا کرنے کے آپ اپنے بیان میں اپنے مؤید قرآن خیالات شائع کرا دیتے۔ یا کم از کم وہ معیار ہی پیش کر دیا ہوتا۔ جس سے آپ نے مولانا کے خیالات کو پرکھا تھا۔

خلاف تہذیب حرکات

پروفیسر صاحب کا یہ فرمانا کہ شرکائے جلسہ کی طرف سے جن میں غیر احمدی تھے اصرار کیا گیا۔ کہ شاہ صاحب کو وقت دیا جائے مگر ان کی استدعا بھی منظور نہ ہوئی۔ جس کی وجہ سے کچھ آوازیں بلند ہوئیں جو ایک معمولی بات تھی۔ حالانکہ حقیقت یہ تھی کہ جو آواز بلند ہوئی وہ صرف غیر مبایعین کے ہی ایک ہمنوا کی تھی۔ جس نے اپنی تہذیب کا بدیں الفاظ مظاہرہ کیا۔ یہ جماعت برباد ہو جائے تباہ ہو جائے۔ اور برباد ہو گی کبھی ترقی نہیں کرے گی وغیرہ وغیرہ۔ وہ ایسے جوش میں تھا کہ گویا ترقی اور تنزل کا مختار کل وہی ہے اور اس کا شور و غل ہی جماعت احمدیہ کی ترقی کے راستے میں سد سکندری بن کر کھڑا ہونے والا ہے۔ اس کے طرز عمل سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ اگر اس کا بس چلتا تو خدا جانے کیا کر گذرتا۔ یہی وہ حرکات اور غوغا تھا جو پروفیسر صاحب کے خیال میں معمولی بات ہے۔ میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ اگر آپ کے پرنسپل۔ کالج سٹاف اور طلباء کی مجلس میں یا ایک مجمع عام میں کوئی شخص آپ سے یہ کہدے۔ آپ کو ترقی نہ ملے۔ تنزل ہو جائے۔ تباہ ہو جاؤ۔ برباد ہو جاؤ وغیرہ وغیرہ اور جوش میں آ کر آپ پر خوب برسے۔ تو کیا آپ اسے ایک معمولی بات خیال فرمائیں گے اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو آپ نے جماعت احمدیہ کے حق میں ایسی خلاف تہذیب حرکات جن کو ہر شریف انسان حقارت کی نگاہ سے دیکھنا اپنا فرض سمجھے گا۔ اور قابل نفرت قرار دے گا۔ کس طرح معمولی بات تصور کر لیں۔

مدثر شاہ صاحب کا رویّہ

رہا مدثر شاہ صاحب کا قصور میں کسی کی نیت پر حملہ نہیں کرتا۔ مگر عملی رنگ میں شاہ صاحب نے جو نمونہ ظاہر کیا۔ وہی پیش کر کے میں آپ سے پوچھتا ہوں۔ کہ اگر ان کی نیت ایسی ہی نیک تھی۔ جیسی آپ فرماتے ہیں اور ان کا مقصد تحقیق حق ہی تھا تو انہوں نے تحریری چیلنج کا کیوں جواب نہ دیا۔ اور بلانے پر گفتگو کے لئے کیوں تیار نہ ہوئے۔ اور یاد دہانی پر بھی نہ بولے۔ سکرٹری مولوی محمد رمضان صاحب جب مسجد احمدیہ میں تشریف لائے۔ تو دریافت کرنے پر نہایت مایوسانہ لہجے میں فرمانے لگے۔ کہ ہمارے پریذیڈنٹ خان بہادر مولوی غلام حسن صاحب کا ارشاد ہے کہ جماعت احمدیہ کے چیلنج کا کچھ جواب نہ دو۔ بایں ہمہ شاہ صاحب نے یا ان کی جماعت نے اپنے سکرٹری سے علیحدہ جلسے کا اعلان کرا دیا۔ شاہ صاحب نے جو تقریر فرمائی اور جو حوالے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے پیش کئے وہ بھی ان کی نیت کی صفائی کا پتہ دیتے تھے۔ جن کی حقیقت جناب سکرٹری انجمن احمدیہ پشاور نے تین ٹریکٹ ایک ہی وقت میں شائع فرما کر پبلک پر واضح کر دی تھی۔ جن کا شاہ صاحب کے پاس کوئی جواب نہیں ورنہ وہ اب تک ایسی خاموشی اختیار نہ کرتے۔ کہ گوئی مردہ اند کے مصداق ٹھیرتے۔ پروفیسر صاحب نے یہ تحریر فرمایا ہے۔ کہ شاہ صاحب سے کوئی خلاف تہذیب بات نہیں سنی اور نہ انہوں نے مبایعین کے متعلق کوئی ناگوار لفظ استعمال کیا اور مرزا صاحب کے متعلق تو وہ شاندار الفاظ بیان کرتے رہے جن کو سن کر غیر احمدی تنگ آ گئے تھے۔ مگر میں کہتا ہوں۔ شاہ صاحب نے ایسی دیانتداری سے کام لیا کہ جو حوالے پیش کئے سب نامکمل اور ادھورے ان کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی کہہ دے۔ لاتقربوا الصلوٰۃ اور باقی حصہ ہضم کر جائے۔ کیا کسی کے حق میں شاندار الفاظ استعمال کرنا اسی کو کہتے ہیں کہ اس کی تحریرات میں قطع وبرید سے کام لے کر اپنی مطلب براری کی جائے پھر ایک معمولی انسان کی تحریرات نہیں بلکہ اس پاک انسان کی تحریرات جس کو لاکھوں کی جماعت خدا کا نبی اور رسول مانتی ہے۔ اور جس کے متعلق شاہ صاحب اور ان کے ساتھی بھی ایک مدت تک یہی عقیدہ رکھتے رہے ہیں۔ پروفیسر صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ لوگ اس لئے تنگ نہ آ گئے تھے کہ شاہ صاحب حضرت مرزا صاحب کے حق میں شاندار الفاظ استعمال کرتے تھے۔ بلکہ ان کے تنگ آنے کی وجہ بعض لوگ یہ بیان کرتے ہیں کہ شاہ صاحب نے ناحق ہمارا وقت ضائع کیا۔ محدث اور مجدد تو درکنار ہم تو مرزا صاحب کو مسلمان بھی نہیں سمجھتے۔ پھر ہمارے سامنے

رعایت ہو تو ایسی؟

جو لوگ اپنے خطوط ۱۳، ۱۴، ۱۵ ار نومبر ۱۹۳۳ء کو ڈاکخانہ میں ڈالینگے انہیں ایک روپیہ کی چیز آٹھ آنے پر ملے گی

موسم سرما شروع ہو گیا۔ اکسیر اکبر۔ اکسیر البدن وغیرہ کے استعمال کے لئے یہ موسم بہت ہی اچھا ہے۔

ان ادویات کی شہرت اور یہ یقین دلانے کے لئے کہ درحقیقت یہ ادویات اپنے فوائد میں عجیب و غریب ہیں۔ وہ لوگ جو اپنی فرمائش ٹھیک ۱۳، ۱۴، ۱۵ ار نومبر ۱۹۳۳ء کو ڈاکخانہ میں ڈالینگے۔ یاد رکھ لیں گے انہیں ۸ فی روپیہ رعایت پر یہ مفید از تجربہ ادویہ ملیں گی۔ محض ان ادویات کی شہرت کے لئے یہ حیرت انگیز رعایت دی جا رہی ہے۔ کیونکہ ہمیں یہ یقین ہے۔ کہ جو صاحب ایک دفعہ بھی ہم سے معاملہ کرینگے۔ وہ انشاء اللہ ہمیشہ کے لئے ہمارے گاہک بن جائیں گے۔ ورنہ اس قیمت پر تو کارخانہ کا اصل خرچ بھی پورا نہیں ہوتا۔ پھر لطف یہ کہ اگر خدانخواستہ فائدہ نہ ہو۔ تو حلفیہ شہادت پر اپنی قیمت واپس لو۔ اب اس سے بڑھکر اور کیا تسلی ہو سکتی ہے۔

جناب قاضی اکمل صاحب ناظم الفضل ۲۱ر جون ۱۹۲۶ء

کے الفضل میں لکھتے ہیں۔ کہ "نور اینڈ سنز کی ساختہ بعض ادویہ کا میں نے تجربہ کیا۔ مفید پائی گئیں۔ اور یہ امر موجب خوشی ہے۔ کہ منیجر صاحب نور اینڈ سنز کسی دوائی کا اشتہار نہیں دیتے۔ جب تک اُسے مختلف آدمیوں پر آزما کر مفید ہونے کا اطمینان حاصل نہ کر لیں۔ امید ہے۔ کہ احباب کرام بھی ادویات مشتہرہ سے فائدہ اُٹھائیں گے"

موتی سُرمہ جو جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے

ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ جالا۔ پھولا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندہ۔ ابتدائی موتیابند۔ غرضیکہ یہ سُرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس کا استعمال رکھیں گے۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائیں گے۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے۔ نصف قیمت ایک روپیہ چار آنے۔

حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان مبارک میں تو موتی سُرمہ ہی مقبول ہے۔ لہذا آپ کو بھی یہی بہترین سرمہ ہی استعمال کرنا چاہئیے۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

سلمہ اللہ تعالےٰ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں۔ کہ میں نے آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کر کے اسے بہت مفید پایا۔ گزشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی۔ کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا۔ اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سُرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں مَیں نے جب بھی آپ کا سُرمہ استعمال کیا۔ مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا"۔

اکسیر البدن دُنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا اس اکسیر پر ختم ہے۔ اس کے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گزرے انسان از سر نو نئی زندگی حاصل کر چکے ہیں۔ اگر آپ بھی عمدہ صحت پا کر پُرلطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کردیں۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے۔ نصف دو روپے آٹھ آنے۔ محصولڈاک علاوہ۔

جناب شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم اکسیر البدن

کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔ کہ۔

مکرمی جناب شیخ محمد یوسف صاحب موجد اکسیر البدن السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ نہایت مسرت اور شکرگزاری کے جذبات سے لبریز دل لیکر آپ کو یہ لکھ رہا ہوں۔ کہ میرے بیٹے عزیز یوسف علی کو پیشاب میں شکر وغیرہ آنے کی شکایت تھی۔ اس نے مجھے ولایت سے خط لکھا۔ میں نے آپ سے اکسیر البدن کی شیشی لے کر بھیج دی۔ اس تازہ ڈاک میں جو اس کا خط آیا۔ میں اس کا اقتباس بھیجتا ہوں۔ وہ لکھتا ہے میری صحت جیسا کہ میں نے پہلے لکھا تھا۔ کہ مجھے پیشاب میں شکر وغیرہ آتی ہے۔ اب خدا کے فضل سے بالکل آرام ہو گیا ہے۔ اور اس کی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ وُہ جو آپ نے ایڈیٹر صاحب نور والی دوائی اکسیر البدن بھیجی تھی۔ میں نے استعمال کرنی شروع کردی۔ جس سے پیشاب کی شکایت بالکل رفع ہو گئی۔ الحمد للہ اب پیشاب بالکل صاف اور تندرستی کا آتا ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے۔ جو کھاؤں سو ہضم۔ چہرہ پر بشاشت اور جسم میں چستی۔ غرضیکہ ایک جوانی کا آغاز پاتا ہوں۔ نہایت اعلےٰ دوا ہے۔ ایک شیشی اور روانہ کریں"

شیخ صاحب مجھے عزیز یوسف علی کے اس خط سے بہت ہی خوشی ہوئی۔ اور یہ دوسری مرتبہ اکسیر البدن نے میرے لختِ جگر پر اپنا بے نظیر اثر کیا ہے۔ میں جب خود ولایت میں تھا۔ تو عزیز محمد داؤد کو اس کا استعمال کرایا گیا۔ اس کی صحت مخدوش تھی۔ اور امراض پھیپھڑے کا خدشہ تھا۔ مگر خدا نے اکسیر البدن کے ذریعہ ان خطرات سے اسے بچا لیا۔ اور اب میرے دوسرے بیٹے پر اس نے اعجازی اثر کیا ہے۔ میں اس ایجاد پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اس نافع الناس دوا کے لئے خدا تعالےٰ آپ کو اجر عظیم دے۔ یہ دوائی فی الحقیقت اکسیر البدن ہے اور میں ہر شخص کو اس کے استعمال کی تحریک کرنے میں دلی مسرت محسوس کرتا ہوں۔

اکسیر اکبر

جس کا اثر مستقل ہے۔ اکسیر البدن کے علاوہ اس میں مزید حسب ذیل اجزا شامل ہیں۔ سونے کا کشتہ۔ کستوری۔ موتی۔ عنبر یوہمبین وغیرہ اس کے فوائد کے کیا کہنے۔ ایک ہی لاثانی دوا ہے۔ اس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے۔ مفصلہ ذیل نئی اور پرانی امراض میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے۔ ضعف دل۔ ضعف دماغ ضعف اعصاب۔ ضعف ہاضمہ۔ قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا دل کی دھڑکن۔ سر کا چکرانا۔ آنکھوں میں اندھیرا آنا۔ بے چینی۔ سستی۔ اداسی ذرا سے کام سے دل کا کانپنا۔ جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کے لئے یہ اکسیر بفضل خدا آخری اور یقینی علاج ہے۔ لاگت کے مقابلہ میں قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک کی قیمت بیس روپے نصف قیمت دس روپے۔ محصولڈاک علاوہ۔

اکسیر اکبر سے ۵۴ سالہ اٹھارہ سالہ نوجوان بن گیا

جناب ڈاکٹر خیر محمد صاحب عباسی اسسٹنٹ سرجن

فورٹ لاکھارٹ ضلع کوہاٹ سے لکھتے ہیں۔ کہ

اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی۔ ایک مریض کو جس کی عمر چالیس سال سے تجاوز کر چکی تھی۔ اور جس کو کمزوری تقریباً ۲۰ سال سے تھی۔ استعمال کرائی گئی۔ دوران استعمال میں ایک حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی۔ جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آجتک نہ ہوئی تھی یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اس کی صحت ایسی ہو گئی جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی ہوئی جوانی کا عالم ہوتا ہے۔

اکسیر بواسیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ در گور بنا کر زندگی تلخ کر دیتا ہے۔ اس کی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے۔ جسے بد قسمتی سے اس موذی مرض سے سابقہ پڑا ہو۔ ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ کیسی قسم کا ہو زیادہ سے زیادہ چودہ دن کے استعمال سے جڑھ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کر دیتی ہے۔ قیمت تین روپے۔ نصف قیمت ڈیڑھ روپیہ۔ محصولڈاک علاوہ۔

موتی دانت پوڈر

میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت کو ضروری سمجھتے ہیں۔ تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کر دیں۔ جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دُور کر کے انہیں فولاد کی طرح مضبوط بنا کر موتیوں کی طرح چمکاتا۔ اور بدبوئے دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے۔ قیمت دو اونس کی شیشی جو مدت کیلئے کافی ہے۔ ایک روپیہ۔ نصف قیمت ۸ر

تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے لیکر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کر لیجئے۔ گھر میں اس تریاق اعظم کی شیشی کی موجودگی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ سفر میں اس کی ایک شیشی کا آپ کے پاکٹ اور سوٹ کیس میں ہونا یہ اس بات کی دلیل ہے۔ کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کی پاکٹ میں ہیں۔ اس کے ہر قطرہ میں آب حیات اور ہر مرض کے لئے اکسیر۔ اس کے ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی رو دوڑ پڑتی ہے۔ سر کے درد۔ پسلی کے درد۔ گٹھیا کے درد۔ عرق النساء کے درد۔ قولنج کے درد۔ معدے کے درد۔ جگر کے درد۔ گھٹنوں کے درد۔ غرضیکہ جملہ قسم کے دردوں کیلئے تیر بہدف ہے۔ ناسور۔ جلے ہوئے آبلوں۔ تلی۔ بخار۔ سفیدہ۔ بدہضمی کیلئے اکسیر۔ قصہ کوتاہ قریباً ۱۲۰۰ امراض کا یہ ایک ہی علاج ہے۔ مفصل حالات ترکیب استعمال میں ملاحظہ کیجئے۔ قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے۔ نصف قیمت ایک روپیہ دو آنے۔

رفیق زندگی

گرم مزاج والوں کیلئے بے نظیر تحفہ ہے۔ مفرح دل اور مقوی دماغ جس کی ضرورت خاص کر اس وقت ہوتی ہے۔ جبکہ بیماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد دل ہر وقت دھڑکتا۔ سر چکرانا۔ آنکھوں میں اندھیرا آتا۔ اٹھتے وقت ستارے دکھائی دیتے۔ بے چینی۔ گھبراہٹ۔ سستی اور اداسی چھائی رہتی ہو۔ کام کرنے کو دل نہ چاہتا ہو جسم میں سخت کمزوری ہو۔ ان کے لئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال سال بھر کے لئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کر دیگا۔ ایک ماہ کی خوراک جس میں ۵ تولہ دوا ہے۔ قیمت پانچ روپے۔ نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے۔ محصولڈاک علاوہ۔

اکسیر معدہ

ہیضہ۔ بدہضمی۔ کمی بھوک۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ بادگولہ۔ پیٹ کا گڑگڑانا۔ کھٹی ڈکاریں۔ تِلی کا متلانا۔ جگر و تلی کا بڑھ جانا۔ سر چکرانا۔ کرم شکم۔ قبض۔ اسہال۔ ریاح۔ کھانسی دمہ کیلئے تیر بہدف ہے۔ دودھ گھی انڈے۔ بالائی۔ مکھن وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ دماغ حافظہ ذہن کو تقویت دینے کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کیلئے بے نظیر چیز ہے۔ قیمت دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ خیر ممالک کیلئے ۱۳، ۱۴، ۱۵ ار نومبر ۱۹۳۳ء کی تاریخیں مقرر کی جاتی ہیں قیمت پیشگی آنی چاہئے کیونکہ غیر ممالک میں ... نہیں بھیجا جاتا

ملنے کا پتہ: منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان (پنجاب)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ایک لرزہ خیز حادثہ کے متعلق پیرس سے یکم نومبر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ صوبہ ایلس ان کے ایک مرد کو پھانسی کی اور دو عورتوں کو دس سال قید کی سزا اس لئے دی گئی۔ کہ انہوں نے لوگوں کے قتل کرنے کا پیشہ اختیار کر رکھا تھا۔ دو مقدمے ایسے تھے۔ جن میں اس خونخوار پارٹی نے اپنے پنجہ میں پھنسے ہوئے شکاروں کو گندھک کے تیزاب سے بھرے ہوئے حمام میں ڈال دیا تھا۔ ان مقدمات کی سماعت میں عوام کی دلچسپی کا یہ عالم تھا۔ کہ جم غفیر کو قابو میں رکھنے کے لئے حکومت کو ایک خاص محافظ دستہ مقرر کرنا پڑا۔

ایک یورپین مسافر کے متعلق بمبئی سے یکم نومبر کی اطلاع ہے۔ کہ ۱۹ر اکتوبر کو جہاز کے سویز سے روانہ ہونے پر وہ تختہ جہاز سے سمندر میں گر پڑا۔ اسے بچانے کے لئے کشتی پھینکی گئی۔ اور اس نے کشتی تک پہنچنے کے لئے بڑی کوشش کی۔ لیکن اسے شارک مچھلی نے پکڑ لیا اور کھینچ کر لے گئی۔ پھر اس کا کوئی نشان نہیں ملا۔

لیونے فقیر کے متعلق پشاور سے ۲ر نومبر کی اطلاع ہے کہ اس کو معہ اس کے تین ساتھیوں کے کابل جانے کی اجازت مل گئی ہے۔ یہ لوگ کل شام قلعہ اٹک سے روانہ ہو گئے۔ نظر بند کرنے کے وقت لیونے فقیر کے پاس ہز میجسٹی نادر شاہ کا عفو نامہ بشرطیکہ قبول اطاعت موجود تھا۔

سر اقبال کابل سے قندھار۔ چمن۔ کوئٹہ کے راستے ۴ر نومبر کو لاہور واپس پہنچ گئے۔

مشہور ڈاکو عبد الرحمٰن سندھی کے متعلق جس نے شمالی سندھ میں متعدد ڈکیتیاں کی تھیں۔ کراچی سے ۳ نومبر کی اطلاع ہے کہ پولیس سے مقابلہ کرتا ہوا۔ گولی کے نشانہ سے جہابت کے مقام پر مارا گیا۔ اور اس کے دو ساتھی گرفتار کر لئے گئے۔

امتحان ایل۔ ایل۔ ایم کے نتیجہ کے متعلق لاہور سے یکم نومبر کی خبر ہے۔ کہ اس سال کے سات امیدواروں میں سے کوئی بھی کامیاب نہیں ہوا۔

مالٹا کی وزارت کے متعلق لنڈن سے ۳ نومبر کی اطلاع ہے۔ کہ دفتر نو آبادیات نے ایک اعلان بایں مضمون شائع کیا ہے۔ کہ مالٹا کا گورنر اپنے وزراء کو برخاست کر دینے پر مجبور ہو گیا ہے۔ اور وزیر نو آبادیات کو یقین ہو گیا ہے کہ دستور مالٹا کی دفعہ ۴۲ کے ماتحت حالات نے نازک صورت اختیار کر لی ہے۔ لہذا گورنر نے وہ اختیارات استعمال کرنے شروع کر دئے۔ جو دستور مالٹا کے ماتحت ان حالات میں استعمال کئے جا سکتے تھے۔

بمبئی کے صرافہ کے متعلق ۳ نومبر کی اطلاع ہے کہ ہندوستانی ٹکسالی چاندی ۵۰ روپے ۱۴ر اور ٹکسالی سونا ۳۲ روپے ۱ر ۳ پائی تھا۔

مسٹر پٹیل کی نعش کے متعلق بمبئی سے ۳ نومبر کی اطلاع ہے۔ کہ ایک میونسپل کمشنر کی اس درخواست کو کہ نعش چوپاٹی کے میدان میں جلانے کی اجازت دی جائے۔ حکومت نے مسترد کر دیا ہے۔

اسمبلی کا آئندہ اجلاس نئی دہلی کی ۵ نومبر کی اطلاع کے مطابق ۱۲ نومبر کی بجائے ۳۰ نومبر کو شروع ہو گا

اعلان بالفور کے دن یروشلم کی ۲ر نومبر کی اطلاع کے مطابق اعراب فلسطین نے حسب معمول پر زور احتجاج کیا۔ ہوائی جہازوں کے ذریعے جلوس منتشر کر دئے گئے۔ عربوں کی ہڑتال ہنوز جاری ہے۔

وائسرائے معہ لیڈی ولنگڈن دہلی کی ۳ نومبر کی اطلاع کے مطابق ہوائی جہاز پر ماہ مئی میں انگلستان جائیں گے

حیدر آباد (سندھ) کی یکم نومبر کی اطلاع مظہر ہے کہ دو ہندوؤں کو اس وجہ سے گرفتار کیا گیا ہے۔ کہ انہوں نے پمفلٹ "تاریخ اسلام" اور اشتہار "علمائے اسلام سے سوال" شائع کر کے مسلمانوں کی مذہبی جذبات کو ٹھیس لگائی ہے۔

گورنمنٹ پنجاب نے لاہور کی ۳ نومبر کی اطلاع کے مطابق پمفلٹ "نواں قصہ مرزائیاں دا" نام کی کتاب جس میں جماعت احمدیہ کے خلاف بے ہودہ سرائی کی گئی تھی ضبط کر لیا ہے۔

زمیندار کی ضبطی ضمانت کی اپیل عدالت عالیہ لاہور نے ۳ نومبر کو مسترد کر دی۔ اپیل مسٹر جسٹس ایڈیسن جسٹس مزد۔ اور آغا حیدر پر مشتمل فل بنچ میں پیش ہوئی۔ جسٹس ایڈیسن اور جسٹس مزد نے درخواست معہ خرچہ مسترد کر دی جسٹس آغا حیدر نے ان سے اختلاف رائے کیا۔ اور مقامی حکومت کے ضبطی ضمانت کے حکم کو خلاف قانون قرار دیا۔ "زمیندار" نے حال ہی میں ان کا نام چیف ججی کے لئے پیش کیا تھا۔

حکیم عبد الواحد صاحب المعروف بہ "حکیم نابینا" برادر ڈاکٹر انصاری صاحب کے متعلق دہلی سے ۳ نومبر کی اطلاع ہے۔ کہ انہوں نے ایک لاکھ پچیس ہزار کی جائداد بدیں غرض وقف کر دی ہے۔ کہ اس سے مسلمان خواتین کو ڈاکٹری کی تعلیم دینے کا انتظام کیا جائے۔

اندھرا آشرم کے متعلق راجندری سے ۲ر نومبر کی اطلاع ہے کہ اندھرا کے لیڈر ڈاکٹر بی سمبرانیم کا بیان ہے۔ کہ گوستیہ نگرم آشرم (جو حکومت نے گذشتہ سال ماہ جنوری میں ضبط کر لیا تھا) انہیں واپس کر دیا گیا ہے۔ لیکن اس میں سے دس ہزار سے زائد کی جائداد گم ہے۔

ایک جرمن سیاح کراچی کی ۲ نومبر کی اطلاع کے مطابق موٹر بوٹ میں مچھلیاں پکڑ رہا تھا۔ کہ یکایک ایک ۵۶ من کا سمندری جانور اس کے حلقہ میں آ گیا۔ جسے ساحل پر لا کر ہلاک کیا گیا۔ اتنا بڑا جانور قبل ازیں کراچی کے قریب کبھی نہیں نکلا۔

نور ملنگ اور اس کے ساتھی جنہوں نے افغانستان میں بغاوت پھیلانے کی سازش کی تھی۔ دہلی کی ۴ نومبر کی اطلاع کے مطابق پھانسی پر لٹکا دئے گئے ہیں۔

پنڈت جواہر لال نہرو کے متعلق الہ آباد کی ۴ر نومبر کی اطلاع کی بناء پر افواہ ہے۔ کہ گورنمنٹ ان کے خیالات اور سرگرمیوں پر اس ہفتہ کے اندر اندر پابندیاں عائد کرنے والی ہے۔

جواہر لال نہرو کے متعلق ۴ نومبر کی اطلاع ہے کہ انہوں نے ایک بیان میں کہا۔ کہ داخلہ کونسل کو بعض حالتوں میں گورنمنٹ کے خلاف جنگ کرنے کے لئے محاذ بنایا جا سکتا ہے۔ مگر ابھی نہیں۔

موجودہ اسمبلی کو نئی دہلی کی ۴ نومبر کی اطلاع کے مطابق توڑ دیا جائیگا۔ اور نئے انتخابات اگلے شملہ سیشن کے بعد ستمبر میں ہونگے۔

لنڈن سے یکم نومبر کی اطلاع ہے۔ کہ گذشتہ ہفتے یورپ میں دمدار ستارے ٹوٹے۔ اگرچہ کہر کی وجہ سے برطانیہ میں یہ نظارہ صاف نہ تھا۔ مگر مغربی یورپ میں یہ نظارہ صاف دکھائی دیا۔ ولندیزی شہروں میں آسمان سے روشن ستاروں کی بارش ہوتی دکھائی دی۔ بچے عورتیں اور عوام چیختے چلاتے گھروں سے نکل آئے۔ گرجا گھروں میں گھنٹے بجنے شروع ہو گئے۔ لوگوں نے سمجھا کہ قیامت آ گئی۔ پادریوں نے ہزارہا برہنہ پا عوام کا جلوس نکالا۔ مذہبی گیت گائے گئے۔ اور گرجوں میں سلامتی کی دعائیں مانگی گئیں۔ اس قسم کا پہلی دفعہ نظارہ ۱۹۰۰ء میں دیکھنے میں آیا تھا۔ آخری دفعہ ۱۹۲۶ء میں۔

مہاراجہ دیواس کو لنڈن کی ۳ر نومبر کی اطلاع کے مطابق

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی